

گلستانہ گلزارِ سعدی

مرتب

مولانا محمد کونڈھوی فلاحی

خادم التدریس دارالعلوم زکریا

لبیشیا، جنوبی افریقہ

۱۰		اخلاص نیت	۱۲
۱۱		فتح مندی کی چاپی	۱۵
۱۲		فضیحت کے بارے میں ارشادات	۱۶
۱۳		سچا ہمدرد کون؟	۱۷
۱۴		احسان کی ترغیب	۱۸
۱۵		روزی کے بارے میں ارشادات	۱۹
۱۵		شیخ بازیز یوسفی سطامیؒ کی حکایت	۲۰
۱۵		امیر المؤمنین حضرت عرب بن الخطابؓ کی حکایت	۲۱
۱۶		انگوٹھی والا قصہ	۲۲
۱۶		ایک ریا کا رسولی جی کا قصہ	۲۳
۱۷		اسکندر رومی کی فتوحات کا راز	۲۴
۱۷		ایک بے وقوف شاگرد	۲۵
۱۹		ایک پہلوان کا عجیب عبرت ناک قصہ	۲۶
۲۵		حکایت (۱)	۲۷
۲۶		حکایت (۲)	۲۸
۲۶		حکایت (۳)	۲۹
۲۷		حکایت (۴)	۳۰
۲۹		حکایت (۵)	۳۱
۳۰		حکایت (۶)	۳۲

نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	تقریظ گرامی	
۲	پیش لفظ	
۳	حضرت شیخ سعدیؒ کا تصریح تعارف	۱
۴	خلق کائنات کی حمد و ثناء	۳
۵	سرور کائنات علیہ افضل الصلوات کی شان میں	۳
۶	حق تعالیٰ کی عجیب صنعت انسان کی پیدائش میں	۵
۷	ایک بادشاہ کی حکایت	۶
۸	حق تعالیٰ کی فرمان برداری	۶
۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتباع	۷
۱۰	اللہ والوں سے محبت اور تعلق	۷
۱۱	کچھ دشمن کے بارے میں ارشادات	۸
۱۲	حقیقی دوست کون؟	۹
۱۳	تعلیم و تربیت کے بیان میں	۹

بسم اللہ الرحمن الرحيم

فہرست مضمون

گلدستہ شیخ سعدیؒ

۳۶	ایک غریب کا قصہ	۵۲
۳۸	دشمن کے مرنے کی خبر کا قصہ	۵۳
۳۸	خلیفہ ہارون رشید کا قصہ	۵۴
۳۹	کشتی والوں کا عبرت ناک واقعہ	۵۵
۴۰	مصر کے کاشتکاروں کا قصہ	۵۶
۴۰	شیخ کا ایک قیمتی ارشاد	۵۷
۴۱	ناشکر کے کی مزا کا عجیب قصہ	۵۸
۴۲	حضرت ذوالنون مصری کا حکایت	۵۹
۴۳	ایک سمجھ دار تاجر کی حکایت	۶۰
۴۳	حضرت شیخ سعدی کا واقعہ	۶۱
۴۳	لغع اور نقصان کا تعلق تقدیر سے ہے	۶۲
۴۳	ایک بے وفا فرزند کا قصہ	۶۳
۴۵	ایک بیجوی کا قصہ	۶۴
۴۵	کھانے کی مقدار کے بیان میں	۶۵
۴۶	دو بھائیوں کا قصہ	۶۶
۴۶	ایک فقیر کی نہایت سچی بات	۶۷
۴۷	امدھا شوہر اور بد صورت ہیوی	۶۸
۴۷	حضرت سعدیؒ کی اپنی سرگزشت	۶۹
۴۹	آتمان حکیم کی ایک عجیب نصیحت	۷۰

۳۱	حکمت کی باتیں	۳۳
۳۳	شیخ چلی جیسے خیالات رکھنے والا ایک سوداگر	۳۴
۳۳	نوشیروان عادل کا قصہ	۳۵
۳۳	گند ذہن لڑ کے کا قصہ	۳۶
۳۵	بیٹر سکھنے کی تغییر	۳۷
۳۵	ایک مالدار بخیل کا قصہ	۳۸
۳۶	ایک بس مکھوں نوجوان کا قصہ	۳۹
۳۶	ایک شاعر کا قصہ	۴۰
۳۶	حجاج بن یوسف کا قصہ	۴۱
۳۶	عرب کے ایک خالم بادشاہ کا قصہ	۴۲
۳۸	بڑے پیر صاحب کا قصہ	۴۳
۳۸	ایک اللہ والے کی حکایت	۴۴
۳۹	مکہ کے جنگل کا قصہ	۴۵
۳۹	گلبائے متفرق	۴۶
۴۰	بے ذہب دڑاوی آواز والے گوئے کا قصہ	۴۷
۴۱	سب سے بڑا دشمن کون ہے؟	۴۸
۴۱	امیری اور غرضی کے بارے میں مقالہ	۴۹
۴۶	موت سے فرار ممکن نہیں	۵۰
۴۶	حاتم طائی اور لکڑہارا	۵۱

۷۲	دنیا کی بے ثباتی و ناپاکداری	۹۰
۷۳	ایک نصیحت	۹۱
۷۴	چند تمشیلات	۹۲
۷۵	مناجات برگاہ و قاضی الحاجات	۹۳

تمت با خیر

۸۱	اچھی اور رُبی بیوی کے بارے میں
۸۲	ماں اور بیٹے کا قصہ
۸۳	یمن کے بادشاہ کی حاتم طائی سے دشمنی
۸۴	حضرت عمر ابن عبد العزیز کی حکایت
۸۵	سلطان محمود فرز نوی اور الیاز کا قصہ
۸۶	گھبہائے متفرق (مختلف ملفوظات)
۸۷	خلیفہ مامون کی حکایت
۸۸	گھبہائے متفرق
۸۹	عشق الہی کا ثبوت عقلی دلیل سے
۹۰	دنیا والوں کی بات پر توجہ نہ کرنے کے بیان میں
۹۱	غیبت (پیشہ کے پیچھے بُرائی کرنا)
۹۲	چغلی کا قصہ
۹۳	حند کی خرابی
۹۴	بے جا غصہ
۹۵	تواضع کی فضیلت
۹۶	تکبر کی ندمت
۹۷	سخاوت کی ترغیب
۹۸	حلیم و درباری
۹۹	ظلم و ستم کی خرابی

لَشَّرْتُ اللَّهُمَّ أَعْزِزْنِي بِالْجَنَاحَيْنِ

تقریظ گرامی

از حضرت مفتی رضا الحق صاحب (دام تبرکاتہم)

شیخ الحدیث دارالعلوم زکریا، بنی ہیہا، جنوبی افریقہ۔

نحمدہ ویصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد:

محترم حضرت مولانا محمد صاحب (درس دارالعلوم زکریا)، جنوبی افریقہ نے
حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ، کی کتابوں سے حکمت و فیضت کی باتیں، اخلاقی
 مضامین اور عبرت انگیز واقعات کو منتخب کر کے (مع ضروری فوائد) سلیس آسان اردو
زبان میں جمع فرمایا ہے۔

مولانا کو اللہ تعالیٰ نے تعلیم و تربیت کے ساتھ طلبہ میں لکھنے پڑھنے اور اردو
فارسی کا ذوق و شوق پیدا کرنے کا خاص ملکہ اور تجربہ عطا فرمایا ہے جنوبی افریقہ اور
دوسرے ممالک کے وہ طلبہ جن کا کبھی اردو سے رابطہ اور واسطہ ہی نہ پڑا ہو چند مہینے میں
اردو لکھنا بولنا سیکھ لیتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ اس مجموعہ کو پڑھ کر ہمارے طلبہ لکھنا پڑھنا سیکھنے کے ساتھ
اخلاق کی درستگی کی طرف بھی ان شاء اللہ العزیز متوجہ ہو جائیں گے، بلکہ یہ مجموعہ
”گزار سعدی“ تمام طلبہ علماء اور عوام کے لیے دینی سوغات سے کم نہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سب کے لیے نافع اور مولانا کے لیے ذخیرہ
آخرت بنائے۔ آمين۔

رضاء الحق عفی عنہ

خادم التدریس بدارالعلوم زکریا، جنوبی افریقہ

۲۰/ جولائی ۱۴۰۷ھ، مطابق ۸/ شعبان ۱۴۳۲ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیش لفظ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى. أما بعد.

حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ کی کتابیں گلتاں، بوستان، کریما اخلاقی و تربیتی مضماین میں بہت مشہور ہیں، اکابرؒ کی مجالس میں بھی ان کی حکایات اور نصائح سنانے کا معقول رہا ہے، جنوبی افریقہ جیسے ملکوں میں جہاں تعلیم اردو میں ہوتی ہے طلباء کو گاہے گاہے شیخ موصوف کا کلام سننے کا تقاضہ ہوتا ہے ان کی خواہش اور فہمائش تھی کہ فارسی کا کچھ حصہ اردو میں منتقل ہو جائے تو ”مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ“ کے قاعدہ کے مطابق استفادہ کی راہ نکل آئے۔

بتوفیق الہی میرا یہ رسالہ کجراتی زبان میں دو مرتبہ چھپ چکا ہے اب مزید اضافہ کے ساتھ اردو میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ فلّه الحمد والشکر۔ (وما توفیقی الا بالله عليه توكلت وعليه أنيب).

میں سب سے پہلے ہمارے مخدوم فخر الامال حضرت مفتی رضا الحق صاحب (دامت برکاتہم) صدر المدرسین دارالعلوم زکریا کامنون و مشکور ہوں کہ آپ نے باوجود عدم الفرصة کے اس طالب علمانہ کاوش کو ملاحظہ فرمائے و دعائیہ کلمات تحریر فرمائے۔

”فجزاهم الله تعالى أحسن الجزاء“۔ آمين۔

پھر اس کی ترتیب اور کمپیوٹر سے کتابت کا نگین مرحوم اپنے برادر عزیز مولانا محمد ایاس شیخ زید مجدد کی وجہ پر اور تعاون سے آسان ہو گیا، دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

انسانی کوشش خامی سے خالی نہیں ہوتی اس لیے باذوق ارباب علم و دانش کی خدمت میں عرض ہے :

نہ نازم بُرْمَائِيْه فَضْلَ خَوَیشْ ☆ بُدْرِیْوَزْه آُورْدَه اَمْ دَسْتِ پیشْ
تو اگر پر نیائی بایزِ امکوں ☆ کرم کا فرمادھشوم پوش
کلام کو طول نہ دیتے ہوئے شیخ سعدیؒ کے ایک مصرع پر بات کو ختم کرنا ہوں:
بچے کا رآیت زگل طبقے ☆ از گلستانِ من بہرا زورتے
گل ہمیں پنجروز شش باشد ☆ ویں گلستان ہمیشہ خویش باشد
پھولوں سے بھرا طباق تیرے کیا کام آئیگا، میری گلستان کا ایک ورق یجا۔
پھول ہی پانچ چھ دن رہیں گے پھر مر جھا جاویں گے اور یہ چمن ہمیشہ
سر بنزو شاداب رہیگا۔

محتاج دعا

مولانا محمد کوہنڈھوی فلاجی غفرانہ

۲۲/ جولائی ۱۴۰۰ھ، مطابق ۱۰/ شعبان ۱۴۲۳ھ

کوششی اور اصلاحی کاموں میں گذارا ہے۔

بغداد میں تعلیم حاصل کی پیشتر وقت حدیث و فہریت، ادب، وعظ اور تصوف میں بس رکیا علامہ ابن الجوزیؒ ان کے خاص اساتذہ میں سے تھے اس طرح تصوف کے مقامات طے کرنے میں شیخ شہاب الدین سہرو دیؒ کا سہارا لیا۔ آپ نے خراسان، بلخ، کاشغر عراق، آذربیجان، عرب شام، فلسطین، اصفہان، تبریز، بصرہ، کوفہ، طرابلس، دمشق، روم افریقہ، اسکندریہ، مصر وہندوستان میں سیاحت فرمائی، اور متعدد جگہیں کئے ہیں۔ شیخ صبر و قاعع اور شکر الہی کا نمونہ تھے، بہت سختیاں بھی اٹھائیں ان کی گلتائی و بوستائی و کریما علم و حکمت اخلاق اور تصوف کی عمدہ کتابیں ہیں۔

النصاف، عیاش باادشاہوں اور ظاہردار، نقیٰ درویشوں اور پیروں کی طرف خاص توجہ فرمائی ہے، ایک جگہ لکھا ہے کہ باادشاہوں کو فحیث وہی شخص کر سکتا ہے جسے نہانے سر کا خوف ہو اور نہ زر کی امید۔ (بڑے پتے کی بات فرمائی)

شیخ بڑے ظریف، غیور اور جرأۃ مدنداشان تھے، ان کی کتابوں کے بہت سی زبانوں میں ترجمے ہوئے ہیں، ان میں بڑی کارآمد فصیحتیں حکمتیں اور تجربہ کی باتیں ہیں جو طلباء، علماء، مشائخ وزراء مسلمانین، امیر اور غریب سب کے لئے مفید ہیں، آج بھی ان کی کتابوں کے قدروں اور ان کے اصلاحی کارناموں سے اچھا اڑ لینے والے بڑی تعداد میں موجود ہیں۔

خدایا برداں تربت نامدار

بنہملت کہ باراں رحمت بار آمین

بسم اللہ الرحمن الرحيم

حضرت سعدیؒ کا مختصر تعارف

(ولادت ۵۸۹ھ وفات ۶۹۱ھ)

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر طرح کے انسان پیدا فرمائے ہیں لیکن ایسے خوش قسمت افراد بہت کم ہیں جن کے یادگار کارنا مے لوگوں کو ہمیشہ فیض پہنچاتے رہے ہیں ان ہی میں ایک بزرگ شیخ سعدی شیرازی ہیں جن کا نام نبی شرف الدین ہے لقب مصلح اور سعدی تخلص ہے شیخ کی عمر ایکسو سے زیادہ ہوئی ہے شیراز آپ کا وطن ہے جو ایران کا دار الحکومت ہے اور علم وہنر کا مرکز تھا۔

شیخ کے والد عبد اللہ شیرازی اس وقت کے باادشاہ اتنا بک سعد زنگی کے یہاں ملازم تھے، اور چونکہ شیخ کو پچس ہی سے ادب اور شعر کا ذوق تھا اسلئے پچس ہی میں حاکم وقت کی مناسبت سے آپ نے سعدی تخلص تجویز فرمایا تھا، شیخ کے والد عبد اللہ شیرازی ایک باخدا، متقدی اور بزرگ آدمی تھے اسی لئے شیخ کو پچس ہی میں نماز روزہ اور زندگی کے دوسرے آسان اور اہم سائل یاد کرائے تھے، جس کے نتیجے میں شیخ کو عبادت ریاضت اور تلاوت قرآن مجید کا خاص ذوق پیدا ہو گیا تھا، شیخ نے اپنی عمر کا ایک حصہ تعلیم کی تحصیل میں ایک حصہ سیر و سیاحت میں، ایک حصہ تصنیف میں اور بقیہ آخری حصہ

خالق کائنات کی حمد و ثناء

خالق کے نام سے شروع کرتا ہوں جو دنیا کو باقی رکھنے والا، جان کو پیدا کرنے والا ہے، جو ایسا عظیم ہے کہ زبان میں بات کرنے کی طاقت پیدا کرنے والا ہے، جو مالک بخشنے والا، مددگار، تجھی، خطاط معاف کرنے والا، عذر قبول کرنے والا ہے، ایسا باعزت ہے کہ جس نے اسکے درسے منہ موڑا پھروہ جس دروازے پر گیا کچھ عزت نہیں پائی، مشکروں کی فوری پکڑ نہیں کرتا ہے نہ معدترت کرنے والوں کو ظلم سے بھگاتا ہے، اس نے نافرمانی کی وجہ سے کسی پر روزی کا دروازہ بند نہیں کیا، پوری زمین اس کا عام دستخوان ہے، اس عام دستخوان پر دوست اور دشمن سب برادر ہیں۔

عاجزوں کے لئے اپنی رحمت سے قریب ہیں، ان کی دعا قبول کرنے والا ہے اپنی قدرت کے ذریعہ آسمان و زمین کا نگهدار ہے، حساب کے دن کی کچھری کاما لک ہے مشرق سے مغرب کی طرف چاند اور سورج کو جاری کیا اور دنیا پانی پر بچھائی، نظم کو پری جیسی صورت عنایت کرتا ہے، خدا کے سوا کس نے پانی پر نقاشی کی ہے؟ دنیا والے اس کی ماہیت کی حقیقت میں عاجز ہیں۔



سرور کائنات علیہ افضل الصلوات کی شان میں

اچھی عادتوں والے مخلوق کے پیغمبر، امتوں کی شفاعت کرنے والے، رسولوں کے امام جبرئیل علیہ السلام کے اتنے کی جگہ، حدایت کے امام، قیامت کے سردار، ایسے شیعیم کہ مکتب میں قرآن پڑھے بغیر کئی مذہبوں کے کتب خانے وہوڑا لے (سب کو منسون کر دیا)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت کسری (فارس کے باڈشاہ) کے محل کے چودہ لکھرے گر پڑے تھے ایک رات براق پر سوار ہو کر آسمان سے آگے نکل گئے، عزت اور مرتبہ میں فرشتوں سے آگے نکل گئے۔

میں آپ کی کیا پسندیدہ تعریف کیا کر سکتا ہوں اے مخلوق کے نبی آپ پر سلام ہو، خدا کا درود آپ کی روح پر اور آپ کے ساتھیوں اور پیروی کرنے والوں پر نازل ہو، آپ کے لئے لواک (۱) کی عزت کافی ہے آپ کی تعریف میں طا اور بیٹیں کافی ہے ناقص سعدی آپ کی کیا تعریف کرے اے نبی آپ پر درود اور سلام ہو۔

بَلَغَ الْعُلَىٰ بِكَمَالٍٰ كَشْفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالٍٰ
خَسَّتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ صَلَوَا عَلَيْهِ وَآلِهِ
ترجمہ: انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ بلندی کو اپنے کمال سے، کھول دیا اندھیرا اپنے جمال سے، اچھی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام عادتیں، آپ پر آپ کی تمام اولاد پر درود و سلام بھیجو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمُولَانَا مُحَمَّدٍ

وبار ک و سلم۔
 (۱) لولاک، ایک حدیث کی طرف اشارہ ہے جسمیں فرمایا گیا لولاک کا خلقت الافلاک
 یعنی اگر آپ کو پیدا کرنا منظور ہوتا تو اس کا رخانہ عالم کو وجود نہ دیتا یہ سب روائق آپ کی
 برکت ہے۔

حق تعالیٰ کی عجیب صنعت انسان کی پیدائش میں

غور کر! ایک انگلی کتنے جوڑوں کے ذریعہ جوڑی ہوئی ہے اگر تو اللہ کی کارگیری
 اور قدرت کے سامنے انگلی اٹھائے تو یہ دیوانگی اور بیوقوفی ہو گی غور کر انسان کے چلنے کے
 لئے کس نے ہڈیوں میں پھالا گایا اور جوڑا ہے کہ تختے، ران اور پاؤں کے کھمے بغیر جگہ
 سے قدم بھی نہیں اٹھایا جاسکتا ہے۔

اس وجہ سے آدمی کو سجدہ کرنا (شوائر نہیں ہے کہ اس کی کمر میں ہڈی کا ایک ٹکر انہیں ہے
 (اگر کمر میں ہڈی لگادی جاتی تو انسان کبھی نہ جھک سکتا تھا)۔

اے انسان! تیرا جسم زمین کے مانند ہے اس میں ریگیں تین سو ساٹھ نہروں کے
 مانند ہیں سر کو بینائی، فکر اور رائے کے ذریعہ اور اعضاء کو دل کے ذریعہ اور دل کو سمجھ کے
 ذریعہ باعزت بنایا، چوپائے منہ کے بلگرے ہوئے ذیل ہیں تو الف کی طرح پیروں
 پر سیدھا کھڑا ہے، کھانے کے لئے ان کا سر اوندھا کر دیا تو عزت سے اپنا کھانا سر کے
 سامنے لاتا ہے انسان کے لئے مناسب نہیں ہے کہ ایسی شرافت اور عزت کے باوجود
 اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کے لئے اپنے سر کو نیچانہ کرے۔

اس سے اپنے دل کو ہٹایا جاسکتا ہے جس کے بارے میں تو جانتا ہو کہ اس کے بغیر

کام کا ج چل سکتا ہے اللہ رب العالمین جیسے محسن کو کیسے بھولایا جاسکتا ہے، جسکے رحم و کرم
 کے ہم ہر گھری اور ہر قدم پر محتاج ہیں۔

ایک بادشاہ کی حکایت

ایک بادشاہ گھوڑے سے گر گیا، اس کی گردن کے جوڑ گڑ بڑ ہو گئے، ہاتھی کی طرح
 اس کی گردن بدن میں گھس گئی، اس کا سر نہ گھٹا جب تک بدن نہ گھٹا طبیب اس کے
 معاملہ میں حیران ہو گئے یعنی ان کے ایک فلسفی کے سوا، اس نے اس کا سر موڑ دیا اور بدن
 ٹھیک ہو گیا اور اگر وہ نہ ہوتا تو یہ اپا بیچ ہو جاتا، جب بادشاہ تدرست ہو گیا تو وہ طبیب پھر
 دوبارہ کسی ضرورت سے اسکے پاس آیا، اس کمینے نے اس کی طرف نظر بھی نہ کی، عقلمند
 شرمندہ ہو گیا اور جاتے ہوئے چکے سے کہہ رہا تھا اگر میں کل اس کی گردن نہ پھیڑتا تو وہ
 منہ نہ موڑ سکتا، اس نے غلام کے ہاتھ ایک بیچ بھیجا اور کہا اسکو اگر دن پر رکھ دینا، بادشاہ کو
 اسکے ڈھوئیں سے ایک چھینک آئی، اس کا سر اور گردن جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی، طبیب کو
 بہت دھوڈا تا کہ اس سے معافی چاہیں اور وہ دوبارہ علاج کرے مگر وہ نہیں ملا۔

فائدہ: بخشش کرنے والے کے ٹکر سے گردن نہ موڑ، ورنہ تکلیف اور شرمندگی اٹھانی
 پڑے گی۔ (الحمد لله تعالیٰ علی نعمہ ظاہرہ و باطنہ)

حق تعالیٰ کی فرمان برداری

اے انسان! رات میں روشن چاندا اور دن میں دنیا کو روشن کرنے والا سورج تیرے
 آرام کے لئے ہے، بادل ہوا چاند سورج اور آسمان تمام کے تمام اپنے کام میں لگے
 ہوئے ہیں تا کہ توروزی حاصل کر سکے اور غفلت سے نہ کھائے۔

اے انسان! خدا تعالیٰ تیرے لئے خاک سے رنگ، خوبیو اور کھانے کی چیزیں پیدا فرماتا ہے، کھی سے شہد، کانے سے پھول، ناف سے مشک، کان سے سونا اور خشک لکڑی سے بزرپتے تیرے لئے پیدا کئے ہیں۔

یہ انصاف کی بات نہیں ہے کہ جس خدا نے ساری کائنات کو تیرے نفع کے لئے بنائی تو اس کی فرماں برداری نہ کرے۔

سُنی اجب آدمی خدا کے حکم کے مطابق زندگی گذارتا ہے تو خداوند قد وس اس کا محافظ اوہ دوگا رہ جاتا ہے (من کان اللہ کان اللہ له جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو جاتا ہے،

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع

جو شخص حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور رہن سہن چھوڑ کر زندگی گذارے گا وہ ہرگز منزل کو نہ پہنچ سکے گا، یعنی حق تعالیٰ کی رضامندی اور خاص قرب نصیب نہیں ہوگا، اے سعدی! یہ خیال نہ کر کہ نجات کا راستہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان قدم کے خلاف بھی چلا جا سکتا ہے، فائدہ: نجات اور کامیابی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع ہی میں ہے۔

نقش قدم نبی کے ہیں جست کے راستے اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

اللہ والوں سے محبت اور تعلق

حضرت سعدی فرماتے ہیں کہ مجھے بچپن کی یہ بات یاد ہے کہ ایک عید کو میں ابا کے ساتھ باہر گیا، کھیل کو دیں اور ساتھیوں میں لگ گیا لوگوں کی بھیز تھی ابا سے علاحدہ ہو گیا، خوف اور گھبراہت سے خوب چینتے چلانے لگا اچانک ابا نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور

لامت کی کہاے بے شرم! میں نے تجھے کئی مرتبہ کہا ہے کہ میرا دامن مت چھوڑنا، چھوڑنا بچا کیلا پھر نہیں جانتا ہے اسلئے اس کے لئے راستہ چلنا مشکل ہوتا ہے۔

اے فقیر! اللہ کا راستہ طے کرنے میں تو بھی بچہ ہے جا! نیک انسانوں کا دامن پکڑ لے، مرید طاقت میں بچوں سے بھی کم اور پیر مضبوط دیوار کی طرح ہے چھوٹے بچے سے چلنا سیکھ لے اس نے کس طرح دیوار کا سہارا لیا، اللہ والوں کی محبت اور خدمت میں تجھے نیک نامی حاصل ہو گی، بزوں سے چھکا را ملے گا، ان کے ساتھ سیدھا چلنے میں واقعی لطف اور بھلائی ہے۔

تمنا در دوں کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ کوہر بادشاہوں کے خزینے میں

پچھو دشمن کے بارے میں ارشادات

بد اخلاق انسان ایسے دشمن کے قبضہ میں ہے جسکے شر سے کہیں بھی محفوظ نہیں رہ سکتا، دشمن کی نصیحت قبول کرنا سخت غلطی ہے ہاں اس کوں لینا درست ہے تاکہ حفاظت کی صورت نکالی جاسکے۔

دشمن جب نقصان پہنچانے کے تمام حیلوں سے عاجز ہو جاتا ہے تو پھر دوستی کی کوشش کر کے دل کی مراد حاصل کر لیتا ہے اس کی چالاکی سے بے خوف نہ رہنا چاہئے۔ کمزور دشمن سے بھی غافل نہ رہنا چاہئے، اسلئے کہ زندگی سے مایوس آدمی بھیڑے کا بھی بھیجہ نکال لیتا ہے۔

دشمن ہمیشہ نرمی سے قابو میں نہیں آتا بعض مرتبہ اس کی دشمنی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے

ایسے بد دماغ کا علاج سوائے تختی کے اور کچھ نہیں ہے۔
اے علمند! ایسے دوست کی دوستی چھوڑ دے جو تیرے دشمن کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا ہو
دشمن سے اپنی تکلیف کا ذکر ہرگز نہ کر، سامنے لا حول پر ہمدردی میں خوش ہو گا۔
اگر تختے کسی سے اذیت کا اندیشہ ہو تو احسان کی تعویذ سے (یعنی اس پر احسان کر کے)
اس کی زبان بند کرو۔

دشمن کو جتنا نقصان پہنچانے کی قدرت ہو اتنا نقصان مت پہنچا، ممکن ہے یہی دشمن کبھی
خلاص فدا کار دوست بن جائے اور پھر تختے شرمندگی اٹھانی پڑے۔

حقیقی دوست کون؟

جو دُکھ درد میں شریک ہو، تکلیف اور مصیبت کے وقت کام آؤے وہ حقیقی دوست ہے
یوں دستِ خوان پر تو دشمن بھی دوست معلوم ہوتا ہے، جو تمہاری خوشحالی میں دوستی کا دعوی
کرتا ہے اس کی دوستی کا کوئی اعتبار نہیں۔

تعلیم و تربیت کے بیان میں

امام محمد غزالیؒ سے پوچھا گیا کہ آپ علم کے اس دینہ پر کیسے پہنچے؟ فرمایا جو بات
معلوم نہ ہوتی اس کے سیکھنے اور معلوم کرنے میں کبھی ذاتی اور شرم محسوس نہیں کی۔

تین چیزیں تین چیزوں کے بغیر باقی نہیں رہتی (۱) مال تجارت کے بغیر (۲) علم تکرار اور
مذاکرہ کے بغیر (۳) حکومت انتظام کے بغیر۔

ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو مکتب میں بھاتے وقت چاندی کی تختی پر یہ لہکر دیا کہ
جو راستا وہ از مر پر، یعنی استاد کی تختی پاپ کی محبت سے بہتر ہے۔

جس اولاد کو بچپن میں ادب اور اخلاق نہ سکھایا جائے ہوئے ہونے کے بعد اس میں
بھلائی مشکل سے آتی ہے بزرگی کو چیسا چاہو موز کئے ہو، خشک ہو جانے کے بعد سیدھا
کرنا مشکل ہے۔

اگر استاذ بالکل زمہ توڑ کے کھلاڑی بن جاتے ہیں، نرمی اور تختی دونوں ملی ہوئی اچھی
ہے۔

جوڑ کا استاذ کی تختی برداشت نہیں کرتا اسے زمانہ کی تختی اٹھانی پڑتی ہے۔

علم حاصل کرنے کے لئے موسم بھی کی طرح پکھانا چاہئے اس لئے کہ بے علم آدمی خدا کو
نہیں پہچان سکتا۔

بد ذات پر تربیت کا اڑنہیں ہوتا جس طرح خراب لو ہے پر قلمی کرنا بے کار ہے۔

جوڑ کا بُری صحبت میں بیٹھتا ہے وہ اپنے لئے بھلائی چاہئے والا نہیں ہے، بُرے آدمی سے
بُرائی کے سوا اور کیا سیکھنے کو ملے گا۔

دو آدمی فضول تکلیف اٹھاتے ہیں (۱) جس نے مال جمع کیا اور نہیں کھایا، (۲) جس نے
علم سیکھا اور عمل نہیں کیا۔ (اللهم احفظنا)

طالب علم میں ہمت اور صبر بھی ضروری ہے، عجلت اور بے صبری سے مقصد حاصل نہیں
ہوتا، علم سے دین اور دنیا کے کام درست ہوتے ہیں۔

اخلاص نیت

☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت خلوص دل سے ہونی چاہیے ورنہ مغز سے خالی ایسے چکلے سے
کیا فائدہ؟ اپنے کو اتنا ہی ظاہر کر جتنا کتو ہے، اگر تو پست قدم ہے تو ناسمجھے لوگوں کی نظر

میں اونچا دکھانے کے لئے مصنوعی پاؤں کا استعمال نہ کر۔

دھاتو، تانبہ کی چیز پر سونے چاندی کا گلیٹ ملٹع سازی دیکھر کوئی ناقف آدمی دھوکہ کھا سکتا ہے لیکن اے میرے پیارے اباہوش سنارا سکو ضرور پیچان لے گا اور اس کے بد لے میں تجھے کوئی چیز نہیں دے گا۔

وہ عبادت اور اعمال صالح جنم کے دروازے کی چایاں ہیں جو لوگوں کی نظر میں اپنے کو لپھانا ظاہر کرنے کے لئے کہتے ہیں آج دنیا میں جو آدمی جانی مالی عبادات کی محنت کر کے غیر اللہ کو خوش کر رہا ہے اس کو کل قیامت کے دن خداوند قدوس کی طرف سے کوئی اجر و ثواب ملنے والا نہیں ہے۔

اے صاحزادے! اگر تو قاسم کے گھر کا کام کرتا ہے تو پھر موسیٰ کے گھر سے اجر حاصل کرنے کی امید چھوڑ دے، ریا کاری کی عزت سے ذرا بھی خوش مت ہونا اسلئے کہاں پانی کے نیچے کچھ ہے۔

اے بیٹے! اگر تو دل سے نہ گا تو اخلاص کی یہ فصیحت کافی ہوگی، ریا کار عبادت گذار سے وہ گنہگار بہتر ہے جو خدا کے خوف سے اپنے گناہوں کو یاد کر آنسو بہارہا ہو۔

فتحمندی کی چاپی

☆ اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تو صرف انسانی سُنی و مذہبی سے دروازہ کھل نہیں سکتا، خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہی نیک بختی حاصل ہوتی ہے لہذا اسے ہمیشہ مانگتے رہنا چاہیئے۔

اگر خدا نے ذوالجلال والا کرام کوئی چیز نہ دینا چاہے تو کوئی اچھا سا بہادر بھی اپنی

بہادر بھی اس کو حاصل نہیں کر سکتا۔

فصیحت کے بارے میں ارشادات

☆ ایک دن دوا بینچے والے نے کتنی اچھی بات کہی کہ اگر تو شفا چاہتا ہے تو کڑوی دوا ضرور پی لے، بے غرض مخلصانہ فصیحت کی بات انسان کی اصلاح کے لئے بیماری کو دفع کرنے والی کڑوی دوا کے مانند مفید ہے۔

☆ ایسی حق بات جو علم کی چھلنی میں چھنی ہوئی اور عبادت کے شہد میں ملی ہوئی ہو ضرور عمل میں لے لینی چاہئے، عالم باعمر کی بات میں خاص فائدہ اور اثر ہوتا ہے اس کی قدر کرنی چاہئے۔

☆ بعض مرتبہ ٹکٹھے چینی کرنے والے جاہل کی ملامت عالم کی فصیحت سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔

☆ خود پسند انسان کو فصیحت کرنے والا آدمی خود دوسرے کی فصیحت کا تھاج ہے (کیوں اپنا وقت فضول ضائع کر رہا ہے)

☆ جو شخص اپنے بڑوں کی فصیحت سننے کے لئے راضی نہ ہو اسے دنیا کی ملامت سننی پڑتی ہے۔

☆ بڑے آدیوں کو فصیحت وہی شخص کر سکتا ہے جس کو ان سے کوئی طمع اور خوف نہ ہو۔

☆ بزرگان دین اوقل فصیحت سے کام لیتے ہیں اگر وہ مؤثر نہ ہو تو پھر بختی کو کام میں

لاتے ہیں،

☆ نیک بخت لوگوں کے قصے سنکریخت حاصل کرتے ہیں، تو بھی دوسروں کے احوال سے فحشت اور سبق حاصل کرنا کہ تیری حالت دوسروں کے لئے قابل عبرت نہ بنے۔

بُلْ سعدیؒ کی باتیں مثالیں اور فضیحتیں ہیں اگر عمل کرو گے تو تمہارے لئے نفع بخش ثابت ہوں گی۔

سچا ہمدرد کون؟

جو شخص ہمیں نقصان دہ چیز سے آگاہ کرے وہ خیر خواہ کہلاتا ہے، نہایت میں عجیب اور غلطی بتانے والا واقعی ہمارا خیر خواہ ہوتا ہے، ویسے منہ پر تعریفی کلمات کہنے والے سب دوست نہیں ہوتے، جب تک نفس اور کوئا ہی کے بارے میں توجہ نہ دلائی جائے آدمی اس کو اپنا کمال ہی سمجھتا رہتا ہے لہذا ایسے مخلص کی قدر کرنی چاہئے۔

احسان کی ترغیب

ایک راستے میں ایک نوجوان میرے سامنے آیا، ایک بکری اسکے پیچھے بھاگی چلی آرہی تھی، میں نے اس سے کہا یہ رسمی اور پنکا ہے اس کی وجہ سے بکری تیرے پیچھے پیچھے آرہی ہے، اس نے فوراً اس کا پینا اور زنجیر کھول دی اور دوائیں باسیں باسیں طرف دوڑنا شروع کر دیا، بکری راستہ پر اسی طرح اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی اسلئے کہ اسکے ہاتھ سے جو اور گھاس

چارہ کھائے ہوئے تھی، جب وہ کھیل کو دے اپنی جگہ واپس آیا تو مجھے دیکھکر بولا اے عقلمند یہ رسمی اس کویرے ساتھ نہیں لے چلتی ہے بلکہ احسان کی رسمی اس کے گلے میں پڑی ہوئی ہے، فیل بان چوں کہ ہاتھی پر احسان اور مہربانی کرنا ہے اسلئے وہ مستقی کی حالت میں بھی اس پر حملہ نہیں کرنا ہے۔

فائدہ: اے نیک مردوں پر مہربانی کر، ٹھا جب تیری روٹی کھانا ہے تو تیری حفاظت بھی کرنا ہے۔

روزی کے بارے میں ارشادات

☆ اگر عقل پر روزی کا مدار ہوتا تو حمق لوگ بلا روزی کے رہتے، مگر حق تعالیٰ بے وقوف کو اس طرح روزی پہنچاتا ہے کہ عقلمند حیران رہ جاتا ہے،

میں نے ایک بزرگ سے سنا، انسان کی طبیعت کا تعلق جustrا روزی کے ساتھ ہے اگر روزی دینے والے کے ساتھ ہو جائے تو مرتبہ میں فرشتہ سے آگئے نکل جائے،

☆ جب تو بے ہوش، پوشیدہ منی کا قطرہ تھا تجھے اللہ رب العالمین نہ بھولے، تجھے جسم، روح، شکل، سمجھ کویا تی اور حواس عطا فرمائے، ہتھی میں دس انگلیاں بنائیں، تیرے کندھے میں دو ہاتھ بنائے، کیا اب تجھے روزی دینا بھول جائیں گے؟ باللعجب!

☆ روزی روزگار والا آدمی سکون سے خدا کی یاد کر سکتا ہے اور جس کی روزی کا ٹھکانہ ہے، اس کا سکا دل پر بیشان رہتا ہے ایسا آدمی خدا کی یاد کیا کر سکے گا؟ پر اگر دل روزی ہر ایک کی مقرر ہے مگر اس کے لئے حرکت اور رخت کرنا ضروری ہے (ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ رہنے کو اسلام پسند نہیں کرنا)

☆ اگر پیٹ کی مجبوری نہ ہوتی تو کوئی جانور شکار کی جال میں نہ پھنستا بلکہ شکاری کو خود ہی جال بچانے کی ضرورت نہ پڑتی۔

شیخ باز پرسطامی گی حکایت

میں نے سنائیک مرتبہ عید کی صبح کو حضرت بائز یہ فضل کر کے نئے کپڑے پہن کر باہر نکلے، بے خبری میں ایک گھر سے لوگوں نے ان کے سر پر کوڑا کر کٹ ڈال دیا اس حال میں کہ ان کی دستار اور دارا ہمی ابھی ہوئی تھی وہ شکرانہ کا ہاتھ منہ پر ملتے ہوئے کہہ رہے تھے کہا یعنی نفس! میں تو آگ کے قابل ہوں ذرا سی مٹی سے منہ کیوں پگاڑ دوں۔

حضرت سعدی فرماتے ہیں بزرگوں نے کبھی اپنی ذات کی طرف نہیں دیکھا جو اپنے کو اچھی نظر سے دیکھنے والا ہے اس سے معرفت خداوندی کی کوئی امید نہیں، بزرگی دعوے اور غرور سے نہیں ہے، قیامت کے دن تو اس شخص کو بہشت میں دیکھے گا جس نے حقیقت اختیار کی اور دعویٰ چھوڑ دیا، تو واضح تجھے بلندی عطا کرے گی اور تکبیر تجھے خاک میں ملا دے گا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطابؓ کی حکایت

ایک نگہ جگہ ایک فقیر کے پیر پر حضرت عمرؓ کا پیر پڑ گیا فقیر کو معلوم نہیں کہ کون ہے اسلئے کہ رنجیدہ انسان دشمن اور دوست میں تمیز نہیں کر پاتا وہ ان پر بگڑا گیا کہ شاید تو انہا ہے منصف بردار حضرت عمرؓ نے اس کو جواب دیا کہ میں انہا تو نہیں ہوں کام غلط ہو گیا مجھے محسوس نہیں ہوا میری خطاب معاف کر دے۔

☆ بزرگان دین کیے انصاف پسند اور منکر المزاج ہوتے ہیں سچ ہے میوہ سے بھری

شاخ زمین پر جھک جاتی ہے، تواضع کرنے والے کل قیامت کے دن خوش ہوں گے
مشکبروں کا سر شرمندگی سے جھکا ہوا ہو گا اگر تو حساب کے دن سے دُرتا ہے تو جو جھسے
ڈرتا ہے اس کی خطاء معاف کر، اے زبردست ماخنوں پر ظلم نہ کر اسلئے کہ ایک ہاتھ تیرے
ہاتھ سے بھی اوپر ہے۔

النحوطي والاقصي

حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے باپ کے زمانہ کا قصہ یاد ہے ان پر ہر دن خدا کی رحمت ہو کہ انہوں نے میرے بچپن میں تختی، کاپی اور ایک آنکھی میرے لئے خریدی ایک دھوکہ بازنے ایک کھجور کے بد لے میرے ہاتھ سے وہ آنکھی نکال لی چھوٹا بچا آنکھی کی قیمت کو کیا جانے اس سے میٹھی چیز کے بد لے دھوکہ دے کر لی جاسکتی ہے،
فائدہ : آج ہم بھی اپنی پیاری غمر کی قیمت نہیں سمجھتے ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ کو اور اس کے احکام کو جھوکر دنیا کے میٹھے عیش میں اس کو ضائع کر رہے ہیں۔

ایک رپا کار صوفی جی کا قصہ

ایک زاہد ایک بادشاہ کا مہمان ہوا، جب کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تو جس قد راس کی خواہش تھی اس سے کم کھایا اور جب نماز کے لئے اٹھے تو اپنی عادت سے زیادہ نماز پڑھی یہ سب اسلئے کیا تا کہ سب لوگ اس کے حق میں بیکی کا گمان زیادہ کریں (اے دہاتی میں ڈرتا ہوں کتو کعبہ تک نہ پہنچ سکے گا اسلئے کہ جس راستہ پر تو چل رہا ہے وہ ترکستان کو جانا ہے اور کعبہ شریف تو ملک حجاز میں ہے)

جب وہ اپنے مکان پر آیا تو اس نے کھانا طلب کیا، اس کا ایک بیٹا بہت سمجھدا رہتا

اس نے عرض کیا اے بادشاہ آپ نے بادشاہ کی مجلس میں کھانا کیوں نہیں کھایا؟ زاہد نے کہا ان کے سامنے خواہش کے مطابق نہیں کھایا تاکہ بادشاہ اور اس کے مصاحبوں کا میرے بارے میں اعتقاد بر جائے اور یہ میرے کام آئے گا، بیٹے نے عرض کیا کہ نماز بھی لوٹا بھجے کہ آپ نے خدا کی مرضی کے موافق کچھ نہیں کیا کہ آخرت میں کام آئے۔

فائدہ: ریا کاری سے پرہیز کرنا چاہئے یہ اعمال آخرت میں کام نہیں آئیں گے اور بڑی روائی اٹھانی پرے گی (اللهم احفظنا منہ)

اسکندر روی کی فتوحات کاراز

اسکندر روی سے پوچھا گیا کہ آپ نے شرق و غرب کے ملکوں کو س طرح جن کریا؟ اسلئے کہ آپ سے پہلے بادشاہ آپ سے زیادہ خزانے، ملک، عمر اور شکر رکھتے تھے مگر ان کو ایسی کامیابی حاصل نہیں ہوئی سکندر نے فرمایا اللہ بزرگ وبرتر کی مدوسے میں نے جس سلطنت پر قبضہ کیا اس کی رعیت کو نہیں ستایا اور پچھلے بادشاہوں کی خیرات کے طریقوں کو بند نہیں کیا اور ان کے بادشاہوں کا نام ہمیشہ بھلائی سے لیا براہی سے کبھی کسی کا تذکرہ نہیں کیا۔

فائدہ: جو لوگ دنیا سے چلے گئے ہیں ان کے نیک نام کو ضائع مت کرنا تاکہ تیرانام دنیا میں باقی رہے۔

ایک بے وقف شاگرد

ایک پہلوان گشتی لڑنے کے فن میں کمال کو پہنچا ہوا تھا، تین سو سالہ (۳۶۰) داؤ اعلیٰ وجہ کے جانتا تھا اور ہر روز ان داؤ میں سے داؤ اس کو سکھا دئے سوائے ایک داؤ کے

اس کے سکھانے میں ہال مثول اور ناخیر کر رہا تھا خلاصہ کلام یہ کہ لڑ کا طاقت اور گشتی کے فن میں کمال کو پہنچ گیا اور زمانہ میں کسی کو اس کے ساتھ مقابلہ کی طاقت نہیں تھی۔

اس حد تک بات پہنچی کہ ایک دن اس نے اس زمانہ کے بادشاہ کے سامنے یہ کہدیا کہ استاد کی فضیلت جو کچھ مجھ پر ہے وہ اس کے بڑا ہونے اور ترہیت کے حق کی وجہ سے ہے ورنہ طاقت میں اس سے کم نہیں ہوں اور گشتی کے فن میں تو اس کے برادر ہوں، بادشاہ کو یہ بات سخت معلوم ہوئی حکم دیا کہ استاد اور شاگرد آپس میں گشتی کریں ایک گھادہ جگہ گشتی کے لئے مقرر کی گئی سلطنت کے ارکان اور دربار شاہی کے خواص اور سب پہلوان اس میں حاضر ہوئے لڑ کا مشت ہاتھی کی طرح اکھاڑے میں اڑا ایسے جملے کے ساتھ کہ اگر استاد کی جگہ کانسی کا پہاڑ ہوتا تو وہ بھی اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا، استاد سمجھ گیا کہ لڑ کا طاقت میں اس سے زیادہ ہے، اسی عجیب داؤ سے کہ اس سے پوشیدہ رکھا تھا اپنے اس شاگرد سے الجھ گیا اپنے لڑ کا اس کی کاث نہ جانتا تھا اس لئے عاجز ہو گیا استاد نے زمین پر سے اس کو اٹھایا اور سر کے اوپر لیجا کر زمین پر پٹک دیا، خلقت میں شور ہو گیا بادشاہ نے فرمایا کہ استاد کو خلعت اور مال دیا جائے اور اس شاگرد لڑ کے کو بہت ڈانٹا اور علامت کی کتو نے اپنے پانے والے سے برادری کا دعوی کیا اور اس کو پورا کر کے نہ دکھایا شاگرد نے عرض کیا اے بادشاہ استاد نے مجھ پر طاقت سے غلبہ نہیں پایا بلکہ گشتی کا ایک داؤ استاد نے مجھ سے پُچھا کر رکھا تھا آج اسی داؤ سے مجھ پر غالب آگیا، استاد نے کہا میں نے اسی روز کے لئے اس داؤ کو محفوظ رکھا تھا کہ ٹکنندوں نے کہا ہے کہ دوستوں کو اتنی قوت مددے کہ اگر وہ دشمنی کرنا چاہے تو کر سکیں، ایک شخص نے کہا (جس نے اپنے پانے والے سے بے وفائی دیکھی تھی) کہ جس نے علم تیر مجھ سے سیکھا اس نے انجام کار

مجھہی کو نشانہ بنایا۔

فائدہ : شاگردوں کو ایسا سر پر نہ چڑھانا چاہئے کہ مقابلے کے لئے تیار ہو جائیں۔

ایک پہلوان کا عجیب عبرت ناک قصہ

ایک پہلوان کے بارے میں سننا کہ وہ ناموفق زمانہ سے گھبرا گیا تھا چوڑے حلق اور تنگ ہاتھ کی وجہ سے عاجز تھا بپ سے سفر کی اجازت چاہی کہ شاید مقصد میں کامیابی ہوا سلئے کہ بزرگوں نے کہا ہے ”جب تک اظہار نہ کریں بزرگی اور ہنرمندی بیکار ہے، اگر کوآگ پر رکھتے ہیں اور مشکل کو گھستتے ہیں“ باپ نے کہا ے بیٹے اصرار اور قناعت کر کے سلامتی کے کوشہ میں بیٹھ جا، طاقت سے دولت کو حاصل کرنا ایک ناممکن خیال ہے اس کوئر سے نکال دے، اگر مقدر خراب ہو تو تیری طاقت اور نر کچھ کام نہیں آئے گا۔

لڑ کے نے کہا: ابا سفر کے فائدے بہت ہیں طبیعت کی تفریح، لفعون کا حصول، عجائب کا دیکھنا، غرائب کا سننا، نئے نئے شہروں کی سیر دوستوں کی ملاقات، عزت اور ادب کا حاصل کرنا، مال کی زیادتی جان پہچان، زندگی کا تجربہ جیسا کہ عارفین نے کہا ہے ”جب تک تو گھر کی چہار دیواری میں محبوس ہے ہرگز آدمی نہیں ہوگا، جا دنیا کی سیر کر اس سے پہلے کتو دنیا سے رخصت ہو“ باپ نے کہا اے بیٹا! سفر کے منافع جیسا کہ تو نے کہا بے شمار ہیں لیکن پانچ قسم کے آدمیوں کے لئے مناسب ہے۔ (۱) اول دولتمند ناجر کے لئے جو ہر روز ایک شہر میں اور ہر رات ایک نئی جگہ قیام کرتا ہے اور ہر دم ایک تفریح گاہ میں ہے اور ہر گھری دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے، دولتمند پہاڑ میں اور جنگل و بیابان میں سافرنہیں ہے، جہاں بھی گیا خیمه لگایا اور دربار قائم کر لیا اور وہ شخص جسکو دنیا و بیابان میں سافر نہیں ہے،

کی مراد پر قدرت نہیں ہے تنگ دست ہے وہ اپنے وطن میں بھی اجنبی اور مسافر ہے۔
 (۲) دوسرا وہ عالم جو فصاحت کی قوہ اور بلا غلت کی پوچھی کی وجہ سے جہاں بھی پہنچتا ہے لوگ اس کی خدمت میں پیش قدی کرتے ہیں اور عزت کرتے ہیں، ہلنڈ کی مثال خالص سونے کی مانند ہے کہ جہاں کہیں بھی جاتا ہے لوگ اس کی قدر و قیمت جانتے ہیں بے عقل اور بے علم آدمی عاجز ہوتا ہے اس کو کوئی نہیں پوچھتا، (۳) تیسرا وہ خوبصورت کہ اہل دل اس کے میل جوں کی طرف ٹھکتے ہیں اس لئے کہ بزرگوں نے کہا ہے خوڑا سا حسن بہت سے مال سے بہتر ہے اور کہتے ہیں حسین چہرہ ٹوٹے دلوں کا مرہ ہم ہے، لازمی طور پر لوگ اس کی صحبت کو ہر جگہ غیمت سمجھتے ہیں اور اس کی خدمت کو اپنے اوپر احسان خیال کرتے ہیں، ہمارے پر میں نے قرآن کے وقوف میں دیکھے میں نے کہا یہ مرتبہ تیری حیثیت سے زیادہ دیکھتا ہوں اس نے کہا چپ رہ، جو حسن رکھتا ہے لوگ اس کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں وہ موتی ہے کہد و پتپی میں نہ رہے وہ بے شل موتی ہے ہر ایک اس کا خریدار ہے، (۴) چوتھا وہ خوش آواز کہ لجن داؤ دی کے ذریعہ پانی کو بینے اور پرندے کو اڑنے سے روک دے اس فضیلت کے ذریعہ وہ مشتاقوں کے دل کو شکار کر لیتا ہے، اچھی آواز حسین چھرے سے بھی زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ یہ تو نفس کی لذت ہے اور وہ روح کی غذا ہے، (۵) پانچواں وہ پیشہ ور جو بازو کی کمالی سے گزارے کے موافق روزی حاصل کر لےتا کہ لقمه کے لئے آہر و بر بادنہ ہو یہ باتیں جو میں نے بیان کی اے بیٹا سفر میں دیجئی کا سبب ہیں اور زندگی کے لطف کا باعث ہیں اور جو شخص ان باتوں سے خالی ہے وہ باطل خیال کے ساتھ دنیا میں پھرتا ہے کوئی اس کا نام و نشان بھی نہیں سنتا، بیٹے نے کہا ابا جان! حکما کے قول کی میں کس طرح مخالفت کروں اس لئے کہ انہوں

نے کہا ہے رزق اگرچہ مقدار میں لکھا ہے لیکن اس کے حصول کے طریقوں سے تعلق پیدا کرنا ضروری ہے اور مصیبت اگرچہ مقدار میں ہے لیکن اس کے داخل ہونے کے دروازوں سے پچنا ضروری ہے، روزی اگرچہ پوچھتی ہے لیکن اس کے دروازوں سے اس کو تلاش کرنا شرط ہے، میں اس وقت جس حال میں ہوں مست ہاتھی سے لُٹ سکتا ہوں اور غضبناک شیر سے پنجپہ ملا سکتا ہوں پھر مناسب بھی ہے کہ اے باباجان میں سفر کروں اس لئے کہ میں بے سر و سامانی کی طاقت نہیں رکھتا ہوں یہ کہا اور بابا کو رخصت کیا اور دعا چاہی اور روانہ ہو گیا اسی طور پر وہ ایک ایسے دریا پر پہنچا کہ اس کی روانی کی ختنی سے پھر سے پھر نکلا رہا تھا اور اس کا شور تین کوس تک جا رہا تھا، اس قدر خوفناک دریا کہ مرغابی بھی اس میں امن واطمینان سے نہیں رہ سکتی تھی اس کی چھوٹی سی موج چکی کا پاٹ کنارے سے بھا بھجاتی تھی اس نے انسانوں کے ایک مجمع کو دیکھا کہ ہر ایک ایک سگہ دے کہ کشتی میں بیٹھ رہا ہے جو ان کے پاس پیسے نہیں تھے، لوگوں کی تعریف اور خوشالد کرنی شروع کی مگر کسی نے اس کی مدد نہ کی بے شرم کشتی والا اس کے پاس سے ہفتا ہوا چلا گیا اور کہا:

”بے پیسہ کے تو کسی پر زور نہیں کر سکتا، اور اگر پیسہ ہے تو تجھے زور کی ضرورت نہیں، پیسہ نہیں ہے تو طاقت کے بل پر دریا سے پانچیں اُتھ سکتا، دس آدمیوں کے برادر طاقت کی ضرورت نہیں ہے ایک آدمی کا کرایہ لا“

ملائح کے طعنہ سے جو ان کا دل بھرا آیا چاہا کہ اس سے بدله لے کشتی روانہ ہو چکی تھی اس نے آواز دی کہ اگر ان کپڑوں پر جو کہ میں پہنے ہوئے ہوں تو قاعع کر لے تو میں راضی ہوں ملائح نے لائچ کیا اور کشتی واپس لوئی۔

حرص عقلمند کی آنکھی دیتی ہے پرند اور پھلی کو لائچ جال میں پھنسانا ہے جیسے ہی جو ان کا ہاتھ ملائح کی داڑھی اور گریبان تک پہنچا اس نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور بے دھڑک مارنا شروع کر دیا، اس کا ایک دوست کشتی سے نکلا کمدد کر لے اس نے سخت معاملہ دیکھا پشت پھیر کر چل دیا سب نے یہ مناسب سمجھا کہ اس سے صلح کر لیں اور کشتی کے کرایہ میں چشم پوٹی کریں۔

”جب اڑائی جھگڑا دیکھتا تھا مل سے کام لے اس نے کہ زمی اڑائی کا دروازہ بند کر دیتی ہے، زبان کی مٹھاس اور مہربانی وزمی سے ہاتھی کو ہولت سے قابو میں کیا جا سکتا ہے جہاں جھگڑا دیکھو زمی ہر تو، تیز تکوار زم ریشم کو نہیں کاٹتی“

گذشتہ باتوں کی معافی میں اس کے پیروں پر گئے اور منافقت کے ساتھ اس کے سزا اور آنکھوں پر چند بو سے دیئے پھر اس کو کشتی میں بٹھالیا اور روانہ ہو گئے یہاں تک کہ ایک ستون کے قریب پہنچ گئے جو پانی میں کھڑا تھا، ملائح بولا: کشتی میں کچھ خرابی ہے تم میں سے جو زیادہ طاقتور ہے اس کو اس ستون پر چڑھنا چاہئے اور کشتی کی رشی کو پکڑے رہے تاکہ میں ٹھیک کر لوں جو ان نے دلاوری کے اس غرور کی وجہ سے جو اس کے دماغ میں سما یا تھا نجیده دل دشمن کی کوئی پرواہ نہ کی اور حکما کی بات پر عمل نہ کیا کہ انہوں نے کہا:

”جس کا تو نے دل دکھایا ہوا اگر اس کے بعد سینکڑوں راحمیں بھی پہنچاوے اس ایک رنجش کے بد لے سے مطمئن نہ رہنا، اس نے کہ تیر زخم سے نکل آتا ہے لیکن تکلیف دل میں گھسی رہتی ہے“

جیسے ہی جو ان نے کشتی کی رشی گئے پر چینی اور ستون پر چڑھا ملائح نے اس کے ہاتھ سے رشی چھڑا لی اور کشتی آگے چلا دی بے چارہ حیران رہ گیا، دو دن بلا و مصیبت برداشت

کی اور سختی دیکھی تیرے دن نیند نے غلبہ کیا اور پانی میں گردادیا ایک دن رات کے بعد کنارے پر پہنچا اس کی زندگی کا کچھ حصہ باقی رہا تھا، درختوں کے پتے کھانے شروع کئے اور گھاس کی جڑیں اکھاریں بیہاں تک کھوڑی سی طاقت آئی جنگل کا رخ کیا اور چل پڑا، بہت پیاس گئی تھی، بے طاقت تھا، ایک کنویں پر پہنچا لوگوں کو دیکھا کہ پیاس بھر پانی ایک سکے میں پلا رہے ہیں، جو ان کے پاس پیٹھے نہیں تھا اس نے پانی مانگا اور لاچاری ظاہر کی، انہوں نے رحم نہ کھایا، اس نے ظلم کا ہاتھ بڑھایا اور چند آدمیوں کو پیا لوگ جمع ہو گئے اور اس کو بے تحاشا مارا ذبحی ہو گیا۔

”چھر جب زیادہ ہوتے ہیں تو ہاتھی کو مار ڈالتے ہیں اور چیزوں میں جب اتفاق ہو غضبناک شیر کی کھال اتنا لیتی ہیں“

مجوز ایک قافلہ کے ساتھ ہولیا اور چل پڑا، رات کو وہ ایسی جگہ پہنچے جہاں چوروں کا زیادہ خطرہ تھا اس نے قافلہ والوں کو دیکھا کہ ان کے بدن کانپ رہے ہیں اور مرنے کیلئے آمادہ ہو رہے ہیں، وہ بولا گھبراو نہیں، میں اکیلا ہی پچاس آدمیوں کا مقابلہ کروں گا۔ قافلہ کے لوگ اس کے شیخ بگھانے پر قوی دل ہو گئے اور اس کے ساتھ ہونے پر خوشی منانے لگے اور انہوں نے کھانے پینے سے اس کی مدد ضروری بھی، جو ان نے چند لقے صحیح بھوک میں کھائے اور اس پر چند گھونٹ پانی پیا بیہاں تک کہ بھوک کو آرام پہنچا اور وہ سو گیا، ایک تجربہ کا بوزہ ہا بھی اس قافلہ میں تھا وہ بولا: اے میرے ساتھیوں تھے تمہارے اس راہبر سے چوروں سے زیادہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے تمہیں کیا معلوم کہ اگر یہ بھی چوروں میں سے ہوا اور چالاکی سے ہم میں چھپ گیا ہوتا کہ موقع پا کر اس کے دوستوں کو خردے، مناسب بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کو سوتا ہی چھوڑ کر ہم آگے چل دیں

، قافلہ والوں کو بوزہ کی نصیحت بھلی معلوم ہوئی اور پہلوان کا دژان کے دل میں زیادہ بیٹھ گیا، انہوں نے سامان اٹھایا اور جوان کو سوتا ہوا چھوڑ دیا، اس کو تب پتہ چلا جب کہ دھوپ اس کے موندھے پر پڑی، ہر اٹھایا دیکھا کہ قافلہ جا چکا ہے، بے چارہ بہت پریشان ہوا منزل کا راستہ نہیں جانتا تھا بھوکا پیاسا اور بے سہارا خاک پر چہرہ رکھے ہوئے مرنے کے انتظار میں کہہ رہا تھا۔

من ذا يحدثنى و رم العيس ماللغرىب سوى الغريب أنيس
کون ہے جو مجھ سے با تیک کریگا اونٹوں کے تو مہاریں (لگام) لگادی گئیں (یعنی روانہ
ہو گئے) مسافر کا تو مسافر کے سواد و سوت نہیں ہے

مسافروں پر وہی آدمی سختی کرتا ہے جو سفر میں زیادہ نہ رہا ہو، بے چارہ یہ با تیک کر رہا تھا ایک شہزادہ شکار کی ڈہن میں سپاہیوں سے دور نکل گیا تھا وہ اس کے سرہانے کھڑا یہ با تیک سن رہا تھا اور اس کی حالت پر غور کر رہا تھا، اس کی پا کیزہ صورت اور پریشان حالی کو دیکھا دریافت کیا تو کہاں کا رہنے والا ہے اور اس جگہ کیسے آگیا؟ اس نے تھوڑا سا وہ قصہ جو اس کے سر پر گذر اتھا دو ہر یا شہزادہ کو اس کے تباہ حال پر رحم آیا اور جوڑا اور انعام سے نواز ادا اور ایک معتبر آدمی اس کے ساتھ روانہ کیا، چنانچہ جوان اپنے شہر میں اوت آیا باپ نے اس کو دیکھ کر خوشی منانی اور اس کے زندہ بچنے پر اللہ کا شکر ادا کیا، رات کے وقت جو کچھ اس پر گذری تھی یعنی کشتی کی حالت، ملاح کی زیادتی، کنویں پر گاؤں والوں کا ظالم، راستہ میں قافلہ والوں کی غذہ اری پاب کو سارا تھا پاب نے کہا اے بیٹا روانگی کے وقت کیا میں نے تھوڑے نہیں کہا تھا کہ خالی ہاتھ والوں کا بہادری کا پتھر ٹوٹا ہوا ہے ایک خالی ہاتھ سپاہی نے کیا اچھی بات کہی ہے:

”جو بھروسنا شرمن زور سے بہتر ہے“
اس مرتبہ آسمان نے تیری مدد کی ایک دلتمند تیرے پاس آگیا اور تیری دلخواہی کی ایسا اتفاق کم ہوتا ہے اور نادرباتوں پر فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

آدمی کم کھانے سے فرشتہ صفت بن جاتا ہے اور اگر وہ جانوروں کے مانند کھانا رہتا ہے تو پھر کی طرح بے کار پڑا رہتا ہے ذکر و عبادت کی توفیق نہیں ہوتی نفس کا حال یہ ہے کہ اگر اس کی خواہش پوری کرو دی جائے تو وہ حاکم بن جاتا ہے حکومت کرنے لگتا ہے۔

حکایت

مجھے یاد ہے کہ بچپن کے زمانے میں عبادت کا شوق تھا زہد اور پرہیز گاری سے دلچسپی تھی، تہجد کے لئے اٹھنے کی بھی توفیق ہو جاتی تھی ایک رات والد صاحبؒ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا قرآن مجید میری کو دیکھ رکھا ہوا تھا پچھلوگ ہمارے آس پاس سونے ہوئے تھے میں نے والد صاحب سے عرض کیا ان میں سے کوئی اٹھنے کا نام نہیں لیتا، کتنا اچھا ہوتا اگر اٹھ کر دو چار رکعات نماز پڑھ لیتے یہ لوگ ایسے بے خبر سونے پڑے ہیں جیسے کہ مردے، والد صاحب نے فرمایا: اے بیٹے! تو بھی اگر سورہ تا تو اچھا ہوتا تو اسے لوگوں کی تحقیر اور ان غلبت کرنے سے۔

حکایت

میں نے ایک بادشاہ کے بارے میں سنا کہ اس نے ایک قیدی کو قتل کرنے کا حکم دیا، بیچارے نے اس نا امیدی کی حالت میں اپنی زبان میں بادشاہ کو گالیاں دینا، سخت و سست کہنا شروع کر دیا اس لئے کہ لوگوں نے کہا ہے:

”جو کوئی جان سے ہاتھ دھولیتا ہے جو کچھ دل میں آتا ہے کہتا ہے“

اذا يَسْ إِنْسَانَ طَالَ لِسَانَهُ كَسْتُورَ مَفْلُوبَ بِصُولَ عَلَى الْكَلْبِ

☆ ایک مستند عالم کا ایک کافر بے دین سے مناظرہ ہو گیا (ان ہر اللہ کی لعنت ہو) اور دلیل بازی میں اس سے جیت نہ سکا، ہار گیا اور لوٹ آیا کسی نے اس سے کہا اس قدر علم و فضل کے باوجود آپ ایک بے دین کے مقابلہ میں شکست کھا گئے انہوں نے کہا بھائی میر اعلم تو قرآن، حدیث اور بزرگوں کے اقوال ہیں اور وہ ندان کو مانتا ہے اور نہ سنتا ہے پھر اسکی کفر کی باتیں میرے کس کام کی ہیں۔

جس شخص سے قرآن و حدیث کے ذریعہ تو چھکارانہ پا سکے
اس کا جواب یہی ہے کہ تو اس کو جواب نہ دے

حکایت

ایک بزرگ سے میں نے اس حدیث:

”أَعْدَى عَدُوٍّكَ نَفْسُكَ الَّتِي بَيْنَ جَنِينَكَ“

یعنی ”سیراب سے بڑا شمن تیر نفس ہے جو تیرے پہلوؤں کے درمیان ہے“
کا مطلب پوچھا انہوں نے فرمایا اس وجہ سے کہ تو جس کسی دشمن کے ساتھ احسان کرے گا وہ تیرا دوست ہو جائے نفس کے، اس کی جتنی زیادہ خاطر و مدارات کرے گا اتنا ہی زیادہ مخالفت کرے گا۔

انسان جب نا امید ہو جاتا ہے تو اس کی زبان دراز ہو جاتی ہے جیسے دلی ہوئی عذر بیکی
کتے پر حملہ کر دیتی ہے

با دشاد نے دریافت کیا کہ کیا کہتا ہے؟ ایک نیک طبیعت وزیر بولا: اے با دشاد وہ
یہ آیت پڑھ رہا ہے:

﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْطَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ﴾

جس کا ترجمہ ہے:

”وہ لوگ بہت اچھے ہیں جو غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں“
یہ سن کر با دشاد کو حرم آگیا اور اس کو قتل کرنے کا خیال ترک کر دیا، دوسرا وزیر جو اس وزیر کا
مخالف تھا بولا، ہم جیسے لوگوں کے لئے مناسب نہیں ہے با دشاد ہوں کے دربار میں پچی
بات کے سوا کچھ کہنا، اس نے تو با دشاد کو گالیاں دی ہیں اور نامناسب باتیں کہی
ہیں، با دشاد اس بات کو سن کر ناراض ہوا اور کہا وہ جھوٹ جو اس وزیر نے کہا مجھے تیرے
اس بچ سے زیادہ پسند آیا اس لئے کہ اس کا رخ نیکی کی طرف تھا اور اس بچ کی بنیاد
خیاشت پر ہے اور عظیمدوں نے کہا ہے:

”مصلحت آئیز جھوٹ فتنہ پا کرنے والے بچ سے بہتر ہے“

حکایت

میں نے ایک شہزادہ کے بارے میں سنا کہ وہ پستہ قد اور بد صورت تھا اور اس کے
دوسرے بھائی لبے اور خوبصورت تھے ایک مرتبہ باپ ہمارت اور ناپسندیدگی سے اس کو
دیکھ رہا تھا، شہزادہ ذہانت اور دانای سے اس بات کو سمجھ گیا اور بولا: اے ابا جان انھنکا

عظیم لبے بے قوف سے اچھا ہوتا ہے کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ جو چیز قد میں چھوٹی
ہوتی ہے قیمت میں بہتر ہوتی ہے۔

أقل جبال الأرض طور و انه لأعظم عند الله قدرها و منزلات
کوہ طور زمین کے چھوٹے پہاڑوں میں ہے اور یقیناً وہ قدر و منزلات میں اللہ کے
زندگی سب سے بڑا ہے

آپ نے وہ بات سنی جو ایک عظیم نے ایک مرتبہ موٹے بے قوف سے کہی:

”عربی گھوڑا اگرچہ کمزورہ و پھر بھی طویلے بھر گدھوں سے بہتر ہو“

پاب پڑا اور ارکان دولت نے یہ بات پسند کی اور بھائیوں کو دلی صدمہ ہوا، میں
نے سن کہ اسی زمانہ میں با دشاد کے ایک سخت دشمن نے سراخایا جب دونوں طرف کے
لشکر آمنے سامنے ہوئے اور انہوں نے مقابلہ کا ارادہ کیا سب سے پہلے جو میدان میں آیا
وہی شہزادہ تھا اور اس نے کہا:

میں وہ نہیں ہوں کہ لڑائی کے دن تو میری پشت دیکھے میں وہ ہوں کہ خاک اور خون
میں تو میرا سرد دیکھے گا، کیونکہ لڑائی کے دن جو جنگ کرتا ہے وہ اپنے خون میں کھیلتا ہے اور
جو بھاگتا ہے وہ اپنے پورے لشکر کا خون کرتا ہے، یہ اس نے کہا اور دشمن کے سپاہیوں پر
ٹوٹ پڑا، چند تجربہ کا رسپاہیوں کو قتل کیا جب باپ کے سامنے آیا زمین چوپی اور کہا اے
وہ کہیرا جسم تجھے کمزور لگا کہیں مونا پے کو تو نہ سمجھیں، پتی کمر والا گھوڑا لڑائی کے دن
کام آتا ہے نہ کہ آرام پانے والا نکل۔

لوگوں نے بیان کیا کہ دشمن کے سپاہی بہت تھے اور یہ چھوڑے اور ان میں سے کچھ
لوگوں نے بھاگنے کی ٹھائی شہزادہ نے نعمہ مارا اور کہا اے بہادر و کوشش کرو خبر دار تم نے

عونوں کے کپڑے نہیں پہنے ہیں اس کے کہنے سے سواروں کی بہادری بڑھی اور ایک بارگی حملہ کر دیا میں نے سنا کہ اسی روز انہوں نے دشمنوں پر فتح پالی باپ نے اس کے سر اور آنکھوں پر بوسہ دیا اور بلگلیر ہوا اور اس پر خوب توجہ اور مہربانی کی یہاں تک کہ اس کو اپنا جانشین بنادیا اس کے بھائیوں نے حسد کیا اور اس کے کھانے میں زہر ملا دیا، اس کی بہن نے کھڑکی سے دیکھ لیا اور کھڑکی بجادی، شہزادہ ذہانت سے سمجھ گیا کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہنے لگا کہ یہ تو ناممکن بات ہے کہ ہر مندر مرجائیں اور بے ہنزران کی جگہ سنجالیں۔

لوگوں نے باپ کو یہ قصہ بتایا اس نے اس کے بھائیوں کو بلا یا اور مناسب سزا دی، پھر ملک کے اطراف میں سے ہر ایک کے لئے اس کی پسند کے مطابق ایک حصہ مقرر کر دیا چنانچہ فتنہ ختم ہوا اور جھگڑا جاتا رہا کیوں کہ وہ فقیر ایک کمبی میں سو سکتے ہیں اور دو باشہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے، مرد خدا اگر آدمی روٹی کھاتا تو دوسرا آدمی فقیروں پر خرچ کر دیتا ہے اگر باشہ الگ ایک ولایت کی حکومت حاصل کر لیتا ہے تو اسی طرح دوسری ولایت کی فکر میں لگا رہتا ہے۔

حکایت

ایک عالم کے گھر میں کھانے والے بہت تھے اور آمد نی کم تھی اسے ایک بڑے آدمی سے جو اس کا معتقد تھا اپنایہ حال ظاہر کر دیا اس نے اس کی کوئی مدد نہیں کی اس کے سوال کرنے کو برا جانا، کسی عزیز دوست کے سامنے بدنصیبی کیجئے سے منہ بگاڑ کرنہ جاونہ تو اس کا جینا بھی تلخ کر دیگا، کسی ضرورت کے لئے اگر جانا پڑے تو نازہ روا اور ہستا ہوا جا

اس لئے کہ ہنس مکھ آدمی کا کام نہیں رکتا، لوگوں نے سنا یا ہے کہ اس کا تھوڑا سا وظیفہ بڑھا دیا گیا مگر عقیدت اور دلی تعلق میں کمی ہو گئی اس عظیم دنیا کے بعد جب پہلی دوستی کو برقرار نہ دیکھا تو کہا: وہ کھانے بڑے ہیں جنہیں تو ذلت کی حالت میں حاصل کرے، ہاڈی تو چڑھی اور قدر رکھتی اس سے کیا فائدہ!

حکایت

میں نے ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ کعبہ کے چوکھت پر سرگرد رہا تھا اور وہ رورہا تھا اور کہہ رہا تھا اے غفوراے رحیم! تو جانتا ہے کہ مجھ خالم و جاہل سے کیا ہو سکتا ہے میں خدمت کی کی کا عذر لے کر آیا ہوں اس لئے کہ عبادت پر تو بھروسہ نہیں ہے گنہگار گناہ سے توبہ کرتے ہیں اور اللہ وا لے اپنی عبادت سے توبہ کرتے ہیں، عبادت گزار عبادت کا بدله چاہتے ہیں اور سو دا گرسامان کی قیمت میں بندہ امید لے کر آیا ہوں نہ بندگی میں بھیک مانگتا ہوں نہ تجارت کرنے آیا ہوں

”اصنع بنا ما أنت أهله ولا تفعل بنا مانحن أهله“

ہمارے ساتھ وہ کر جس کا تواہل ہے وہ نہ کر جس کے ہم اہل ہیں

اگر تو مارڈا لے یا خطاط معاف کر دے میرا چہرہ اور سر چوکھت پر ہے غلام کا کوئی حکم نہیں ہوتا جو کچھ تو حکم دے میں اس پر قائم ہوں، میں یہ نہیں کہتا کہ میری عبادت قبول کر لے، ہاں امعانی کا قلم میرے گناہ پر پھیر دے۔

حکمت کی باتیں

- ☆ جبکی زندگی میں لوگ اس کی روئی نہیں کھاتے جب وہ مر جاتا ہے تو اس کا نام بھی نہیں لیتے۔
- ☆ جو دوسروں سے بڑھ کر بوتا ہے تا کہ اس کی بڑائی ظاہر ہو تو لوگ اس کی جہالت کا اندازہ لگاتے ہیں۔
- ☆ نفس پرور سے (آرام طلب) بُنر پروری (تحصیل کمال) نہیں ہو سکتی اور بے بُنر (بے کمال) سرداری کے لائق نہیں ہے۔
- ☆ اللہ کا ارادہ ایک کوارادہ کو تو تحنت شاہی سے اتنا دیتا ہے اور ایک کو مچھلی کے پیٹ میں اچھی حالت میں رکھتا ہے (مرا حضرت سلیمان اور حضرت یونس ہیں)



- ☆ جب تک کام روپے پیسے سے نکلتا ہو جان کو خطرے میں نہ ڈالنا چاہئے۔
- ☆ جو کسی بُرے کو مرتا ہے مخلوق کو اس کی تکلیف سے نجات دیتا ہے اور اس کو خدا کے عذاب سے۔
- ☆ دو انسان ملک اور دین کے دشمن ہیں وہ با دشہ جسمیں بُردباری نہ ہو اور وہ عابد جسمیں علم نہ ہو۔
- ☆ موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو فصیحت کی کہ

﴿احسن کما احسن اللہ الیک﴾

تو لوگوں پر اسی طرح احسان کرجیسا کہ اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے
اس نے نہ سنا پھر اس کا انجام جو کچھ ہوا تو نے سنا ہوگا۔

- ☆ نہلک علمندوں سے اور دین پر ہیز گاروں سے کمال اور رفق پاتا ہے، با دشہ علمندوں کی فصیحت کے اس سے زیادہ محتاج ہیں جس قدر علمند با دشا ہوں کے قرب کے۔
- ☆ شیر سے پنجھ ملانا اور تکوار پر مگما رہا علمندوں کا کام نہیں ہے۔
- ☆ اگر تمام راتیں شبِ قدر ہوتیں تو شبِ قدر کی کچھ قدر وہ قیمت نہ ہوتی۔
- ☆ جو فصیحت نہیں سنتا اس کا ارادہ ملامت سننے کا ہے۔
- ☆ عقل نفس کے ہاتھ میں اس طرح گرفتار ہے جس طرح عاجز مردمگار عورت کے ہاتھ میں۔

شیخ چلی جیسے خیالات رکھنے والا ایک سوداگر

میں نے ایک سوداگر کو دیکھا کہ ایک سو پچاس اونٹ رکھتا تھا اور چالیس غلام اور خدمتگار ایک رات وہ جزیرہ کیش میں مجھے اپنے چھوٹے سے کمرہ میں لے گیا رات بھرنے خود سویا اور نہ مجھے سونے دیا، بہکی بہکی با تین کرتا رہا کہ میرا فلاں سامان ترکستان میں ہے اور فلاں پونجی ہندوستان میں اور یہ فلاں زمین کی دستاویز کا کاغذ ہے اور فلاں چیز کافلاں آدمی خاص ہے اور کبھی کہتا ہے کہ اسکندر یہ کارادہ رکھتا ہوں کہ وہاں کی آب وہوا اچھی ہے پھر کہتا کہ نہیں دریا میں طغیانی ہے پھر کہتا اے سعدی ایک دوسرا سفر پیش ہے اگر وہ بھی کر لیا جائے تو پھر پوری عمر سکون سے رہ سکوں گا میں نے کہا وہ کون سفر ہے اس سوداگر نے کہا ایرانی گندھگ چین میں لیجاوں گا اس کی وہاں بڑی قیمت ہے اور وہاں سے چینی پیالے روم لیجاوں گا اور روم کا ریشم ہندوستان میں اور ہند کا لوبہ حلب اور حلی آئینے یمن میں اور یمنی چادریں پارس میں، بس اس کے بعد سفر چھوڑ دوں گا اور ایک دوکان پر بیٹھ جاؤں گا ایسی پاگل پن کی با تین کرتا رہا پھر مجھے سے پوچھا اے سعدی تم بھی کچھ کہو جو تم نے دیکھایا سنا ہو میں نے کہا تو نے سنایا ہے کہ غور کے جنگل میں ایک سردار گذشتہ سال گھوڑے سے گر پڑا اس نے کہا دنیا دار کی تیک آنکھ کو یاقاعت بھر سکتی ہے یا قبر کی مٹی۔

فائدہ: انسان کو قیامت کرنی چاہئے اگر قیامت چھوڑ کر حص میں پڑ گیا تو ایک بڑی سخت مصیبت میں پھنس جائے گا۔



نوشیروان عادل کا قصہ

بیان کیا جاتا ہے کہ نوشیروان عادل کے واسطے ایک شکارگاہ میں کباب تیار ہو رہے تھے اور نمک موجود نہ تھا، ایک غلام کو گاؤں میں دوڑایا تا کہ نمک لے آئے نوشیروان بادشاہ نے کہا نمک قیمت سے لانا ایسا نہ ہو کہ بُری رسم پڑ جائے اور گاؤں میں ہے اور فلاں پونجی ہندوستان میں اور یہ فلاں زمین کی دستاویز کا کاغذ ہے اور فلاں چیز کافلاں آدمی خاص ہے اور کبھی کہتا ہے کہ اسکندر یہ کارادہ رکھتا ہوں کہ وہاں کی آب وہوا اچھی ہے پھر کہتا کہ نہیں دریا میں طغیانی ہے پھر کہتا اے سعدی ایک دوسرا سفر پیش ہے اگر وہ بھی کر لیا جائے تو پھر پوری عمر سکون سے رہ سکوں گا میں نے کہا وہ کون سفر ہے اس سوداگر نے کہا ایرانی گندھگ چین میں لیجاوں گا اس کی وہاں بڑی قیمت ہے اور وہاں سے چینی پیالے روم لیجاوں گا اور روم کا ریشم ہندوستان میں اور ہند کا لوبہ حلب اور حلی آئینے یمن میں اور یمنی چادریں پارس میں، بس اس کے بعد سفر چھوڑ دوں گا اور ایک دوکان پر بیٹھ جاؤں گا ایسی پاگل پن کی با تین کرتا رہا پھر مجھے سے پوچھا اے سعدی تم بھی کچھ کہو جو تم نے دیکھایا سنا ہو میں نے کہا تو نے سنایا ہے کہ غور کے جنگل میں ایک سردار گذشتہ سال گھوڑے سے گر پڑا اس نے کہا دنیا دار کی تیک آنکھ کو یاقاعت بھر سکتی ہے یا قبر کی مٹی۔

گند ذہن لڑ کے کا قصہ

ایک وزیر کا لڑکا نہایت گند ذہن اور احمق تھا اس کو ایک عالم کی خدمت میں بھیجا اور یہ کہلایا، اس کی تعلیم و تربیت کبھی شاید ٹکلنے ہو جائے اس عالم نے بہت دنوں تک اس کو تعلیم دی پڑھانے میں سر کھپایا کچھ اثر نہ ہوا آخر کار اس کو اس کے باپ کے پاس واپس بھیج دیا کہ یہ ٹکلنے نہیں ہوتا ہے اس نے تو مجھ کو پاگل بنادیا (ایسون کے پیچھے دل و دماغ مصیبت میں پھنس جائے گا)۔

اور وقت لگانا لا حاصل ہے)۔

فائدہ : خراب قسم کے لوہے کو کوئی شخص اچھی طرح جلا دیکر چمکدار نہیں بن سکتا، گتے کو سات سمندر میں دھوکر پاک کرنا بے کار ہے جتنا زیادہ تر ہوگا اتنا ہی زیادہ ناپاک ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے کو اگر ملہ شریف یجاں میں پھر بھی جب وہاں سے آئے گا تو وہ گدھا ہی رہے گا۔

ہنر سیکھنے کی ترغیب

ایک داشمندا پنے بیٹوں کو صحت کر رہا تھا کہ اے پیارے بچو! ہنر سیکھو اپنے اندر کوئی کمال پیدا کرو اسلئے کہ دنیا کا ملک اور دولت اعتماد کے قابل نہیں، اور مال و دولت ہر وقت خطرہ میں ہیں یا چور ایک ہی دفعہ میں چورا لیجائیگا میا مال والا اپنا مال تھوڑا تھوڑا کر کے کھا جائے گا لیکن ہنر ایک جاری اعلیٰ والا چشمہ ہے اور ہمیشہ کی دولت ہے اگر ہنر والا غریب ہو جائے تو کوئی غم کی بات نہیں اسلئے کہ ہنر اس کی ذات میں ایک دولت ہے وہ جہاں جائے گا روزی اور عزت پائے گا۔

ایک مالدار بخیل کا قصہ

ایک مالدار بخیل کا لڑکا پیار تھا خیر خواہوں نے مشورہ دیا کہ اس کی تند رفتی کے لئے قرآن شریف کا ختم ہونا چاہئے یا جانور کی قربانی کا صدقہ اس نے کچھ دیر سوچا اور کہا کہ قرآن مجید کا ختم زیادہ بہتر ہے اسلئے کہ بکریوں کا ریوڑ دور جنگل میں چلا گیا ہے لانے میں دشواری ہوگی ایک اللہ والے نے یہ بات سُنی اور فرمایا اس کو ختم قرآن اسلئے پسند آیا کہ قرآن اس کی زبان پر ہے اور مال و وزر کی محبت اس کے دل میں گھسی ہوئی ہے،

فائدہ : مالی عبادت کی استطاعت ہوتے ہوئے بد نی عبادت پر اکتفا فسوس ناک ہے اگر مالی عبادت کی گنجائش ہو تو اس میں دریغ نہ کرنا چاہئے۔

ایک ہنس ممکھ نوجوان کا قصہ

ایک پخت، پا کیزہ طبیعت، شرین زبان ہنس ممکھ نوجوان ہماری محفل کا ساتھی تھا اس کے دل میں کسی قسم کا غم نہ آتا تھا اور ہونٹ ہنسی سے کھلے رہتے تھے ایک زمانہ گذرا کہ ہم کو اس سے ملاقات کا اتفاق نہ ہوا اس کے بعد میں نے اس کو دیکھا کہ اس نے شادی کر لی اور بچے ہو گئے اور اس کا تمام عیش و نشاط جانا رہا میں نے اس سے پوچھا کیسے ہو اور کیا حالت ہے؟ اس نے کہا جب سے میرے بچے ہو گئے میں نے بچپن چھوڑ دیا، یعنی اپنی بے فکری اور سُرور۔

فائدہ : جوانی کی سرتیں بوڑھے سے تلاش نہ کرو، مددی کا گیا ہوا پانی پھر مددی میں واپس نہیں آتا، جب بھیتی کاٹنے کا وقت آپنچا پھر وہ نئے سبزہ کی طرح نہیں لہبھاتی، بوڑھاپے میں ہنسی دل لگی کھیل کو د جوانوں کیلئے چھوڑ دے۔

ایک شاعر کا قصہ

ایک شاعر چوروں کے سردار کے پاس گیا اور اس کی بہت تعریف کی اس نے حکم دیا کہ اس کے کپڑے اُتار لوا اور گاؤں سے باہر نکال دو، غریب نگاہر دی میں جارہا تھا مجھے اس کو جبی سمجھ کر اس کے پیچھے پڑ گئے چاہا کہ ایک پتھر اٹھائے اور کتوں کو بھاگا دے زمین پر رفت جی ہوئی تھی اسلئے عاجز ہو گیا اور کہنے لگا کہ یہ کیا شریر آدمی ہے کتوں کو کھول دیا ہے اور پتھر باندھ رکھا ہے چوروں کا سردار یہ دیکھ کر ہنسا اور کہا کہ اے عظیم دممح

سے کچھ مانگ لے اُس شاعر نے کہا اگر تو عطا فرمائے تو میں اپنے کپڑے مانگتا ہوں، بس یہی انعام ہو گا انسان انسانوں سے بھلائی کا امیدوار ہوتا ہے مجھ کو تجھے سے نیکی کی امید نہیں ہے میرے ساتھ براہی نہ کر چوروں کے سردار کو اس پر حرم آیا اس کے کپڑے واپس کر دئے اور ایک اونچی جگہ اور چند در گھم اس پر مزید دئے۔

فائدہ: شری بد اخلاق آدمیوں سے اگر فقصان نہ پہنچ تو یہ بھی غیمت ہے۔

حجاج بن یوسف کا قصہ

ایک فقیر مقبول دعاوں والا بغداد میں ظاہر ہوا، حجاج بن یوسف کو لوگوں نے خبر کر دی اس کو بُلا یا اور کہا کہ میرے لئے دعائے خیر کر فقیر نے کہا اے اللہ اس کو دنیا سے اٹھا لے ججاج نے کہا یہ کیا دعاء ہے؟ اس نے کہا یہ تیرے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعائے خیر ہے۔

ایے خالم عاجزوں کو ستانے والے! یہ تیر امرنا تیرے لئے اور مخلوق کے لئے بہتر ہے اسلئے کتو خالم ہے۔

فائدہ: خالم کے لئے اولیاء اللہ بھی دعائے خیر نہیں کر سکتے۔

عرب کے ایک ظالم بادشاہ کا قصہ

دمشق کی جامع مسجد میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبر کے سرہانے ایک مرتبہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ عرب کا ایک بادشاہ جو ظلم میں مشہور تھا آیا اس نے نماز پڑھی اور دعا شروع کی اور اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے چاہی، فقیر اور غنی اللہ کے دروازہ کی خاک کے غلام ہیں، جو کہ زیادہ مالدار ہیں وہی زیادہ محتاج ہیں حضرت سعدیؒ نے اس کے لئے اس

وقت بادشاہ نے مجھ کو کہا تم لوگوں کا معاملہ اللہ کے ساتھ سچائی کا ہوتا ہے میرے حال پر توجہ فرمائے دعا، مجھے کہ میں ایک سخت دشمن سے خوفزدہ ہوں میں نے اس کو کہا کمزور رعیت پر تجھے رحم کرنا چاہئے تاکہ تو طاقتور دشمن سے کوئی تکلیف نہ دیکھے۔

فائدہ: کمزوروں پر شفقت کرنے سے خدا تعالیٰ کی مہربانی نصیب ہو گی اور کسی دشمن سے بھی کوئی تکلیف نہ پہنچ سکے گی۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر

خدامہ ربان ہو گا عرش بریں پر

بڑے پیر صاحب کا قصہ

حضرت شیخ عبدالقدیر جیلانیؒ کو لوگوں نے دیکھا کہ حرم کعبہ میں سنکریوں پر سر رکھنے ہوئے یہ مناجات کر رہے تھے اے میرے مالک مجھ کو بخش دے اگر میں سزا کے لائق ہوں تو قیامت کے دن مجھ کو اندھا اٹھانا تاکہ تیرے نیک بندوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔

فائدہ: نیک بندوں کے دل میں عزت اور محبت بھی واقعی بڑی نعمت ہے۔

ایک اللہ والے کی حکایت

ایک چور ایک دیندار پر ہیز گاراڈی کے گھر میں جا گھسا اس نے بہت تلاش کیا مگر کچھ نہ ملا، رنجیدہ ہوا اور نہ امید ہوا کہ واپس جانے کا ارادہ کیا گھر والا سمجھ گیا وہ جس کمبی پر سویا ہوا تھا چور کے راستہ میں ڈال دی تاکہ بالکل خالی ہاتھ نہ جائے، میں نے سننا ہے اس

طرح اہل اللہ نے دشمنوں کے دلوں کو بھی رنجیدہ نہیں کیا اے مخاطب تجھ کو یہ مرتبہ کیے حاصل ہو سکتا ہے اسلئے کہ تیری تو دوستوں کے ساتھ بھی لڑائی، کھٹ پٹ اور مخالفت چلتی رہتی ہے۔

مکہ کے جنگل کا قصہ

ایک رات مکہ کے جنگل میں جانے کی وجہ سے مارے نیند کے پاؤں نے چلنے سے جواب دی دیا میں لیٹ گیا اور اونٹ والے سے کہا اب مجھ سے چلنے کی امید مت رکھ، مسکین پیدل چلنے والے کے پیر کہاں تک چلیں گے جب کہ سفر کی تکالیف برداشت کرنے سے قوی اونٹ بھی عاجز ہو گیا اونٹ والے نے کہا اے بھائی مسجد حرام سامنے ہے اور چور پیچھے لگھوئے ہیں اگر جلدی چلا جان سلامت لے گیا اگر سو گیا تو سمجھ لے ہاتھ جان سے دھولیا۔

فائدہ : جنگل میں یعنی خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

گلہاۓ معترقہ

☆ جس شاگرد کے دل میں استاد کے بارے میں اعتقاد اور محبت نہ ہو وہ مفلس عاشق کے مانند ہے، مفلس عاشق محبوب کی ملاقات سے محروم رہتا ہے، اسی طرح یہ شاگرد علم کی برکت سے خالی رہتا ہے۔

☆ جو کہ صورت میں اچھا ہواں کی سیرت بھی اچھی ہو یہ ضروری نہیں، کام اخلاق سے پڑتا ہے نہ کہ صورت سے۔

☆ ایک درویش دعا میں کہہ رہا تھا اے پروردگار رُوں پر حرم فرمائے کہ نیکوں پر پہلے ہی

اور میں جوں کے پاس نہ بھکلوں گا یہ میں اس وجہ سے کہتا ہوں کہ مجھ کو نیرے استاد نے بہت مرتبہ سماع چھوڑنے کی صحیح فرمائی مگر میں نے وھیان نہیں دیا یہاں تک کہ میرے نیک فصیب نے اس مکان تک پہنچا دیا اور میں نے آئندہ کے لئے اس گناہ سے توبہ کر لی۔

فائدہ: شاگردوں اور مریدوں کو اپنے مشائخ اور اساتذہ کی صحیح پر عمل کرنا چاہئے ورنہ شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

سب سے بڑا دشمن کون ہے؟

ایک بزرگ سے میں نے اس حدیث کا معنی دریافت کیا تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے، فرمایا اس وجہ سے کتو جس دشمن کے ساتھ احسان کرے گا وہ تیرا دوست ہو جائیگا سوائے نفس کے کہ اس کی جتنی خاطر تواضع کرے گا وہ زیادہ مخالفت کرے گا آدمی کم کھانے سے فرشتہ صفت بن جاتا ہے، اگر وہ چوپاپیوں کی طرح کھانے لگے تو جمادات کی طرح پڑا رہے گا یعنی بے کار ہو جاتا ہے، نفس جب اپنی مراد پالیتا ہے تو زیادہ حکومت کرنے لگتا ہے اور غلام پناہیتا ہے۔
فائدہ: انسان کی کامیابی نفس کی مخالفت میں ہے۔

امیری اور غربی کے بارے میں مکالمہ

ایک شخص فقیروں کی صورت میں تھا لیکن اس کی صفات پر نہیں تھا، میں نے اس کو ایک مجلس میں بیٹھا ہوا دیکھا وہ شکایات کا دفتر کھول کر مالداروں کی بُرائی کر رہا تھا اس نے یہاں تک کہ فقیر کا قدرت کا ہاتھ بندھا ہوا ہے اور امیروں کا عقیدت مندی کا

پاؤں نوٹا ہوا ہے، مجھ کو یہ بات ناکوار معلوم ہوئی اسلئے کہ میں مالداروں کی نعمت کا پروش پایا ہوا ہوں، میں نے کہا اے دوست دوستند لوگ فقیروں کی آمد نی کا ذریعہ ہے اور زیارت کرنے والوں کا مقصد اور مسافروں کی جائے پناہ (ٹھکانہ) ہیں، دوسروں کے آرام کے لئے بھاری بوجھ اٹھانے والے ہیں، کھانا اس وقت کھاتے ہیں جب متعلقین اور ملازمین کھانا کھایلتے ہیں، ان کی بخششوں کا بچا ہوا یہاں بول بوزھوں رشتہ داروں اور پڑو سبیوں کو پہنچتا ہے، مالداروں کے لئے وقف نذر و منت اور مہمانی ہے، اور زکوٰۃ ہے فطرہ ہے اور قربانی کرنا ہے، تو ان کے مرتبہ کو کہاں پہنچ سکتا ہے اسلئے کہ تم ہے دو چار رکعت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے اور وہ بھی سینکڑوں پر پیشانیوں کے ساتھ، اگر سخاوت کی قدرت ہے اور سجدہ کی طاقت ہے تو وہ بھی مالداروں کو بہتر طریقہ پر حاصل ہو سکتی ہے اسلئے کہ وہ زکوٰۃ دیا ہوا پاک مال اور پاکیزہ نعمتوں میں ہے، اور عبادات کی درستی پاکیزہ لباس میں ہے، یہ بات ظاہر ہے کہ خالی پیٹ سے کیا قوت آئے گی اور خالی ہاتھوں سے کیا سخاوت اور بندھے ہوئے پیر سے کیا سیر ہو سکتی ہے اور بھوکے کے ہاتھ سے کیا خیرات ہو سکتی ہے وہ شخص پر پیشان ہوتا ہے جس کے پاس صح کے کھانے کا سامان نہ ہو چیونی گری کے موسم میں دانے (خوراک) جمع کرتی ہے تاکہ اس کو سردی میں بے فکری حاصل رہے۔

اطمینان فاقہ کے ساتھ حاصل نہیں ہوتا اور دلی سکون تنگدنی میں ممکن نہیں

صاحب روزی (مالدار) حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہے اور جو روزی کے لئے پر پیشان ہے اس کا دل بھی پر پیشان رہتا ہے پس عبادات ان تو نگروں کی قبولیت سے زیادہ قریب ہے اسلئے کہ وہ مطمئن ہیں اور دل ان کا عبادت میں حاضر رہتا ہے اس بارے زندگی ان کو

حاصل ہیں اسی لئے وہ عبادت کے کاموں میں مشغول ہیں ایک عرب کہتا ہے کہ میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں ذلیل کرنے والے فقر سے اور اس شخص کے پڑوں سے جو محبت نہ کرے، حدیث میں آیا ہے کہ مجاہدی دو جہاں میں رو سیاہی ہے،

اس نے کہا تو نے یہ سننا اور وہ نہیں سننا کہ حضور ملی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فقیر مرے لئے فخر کا باعث ہے میں نے کہاچپ رہ سر کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اس جماعت کی طرف ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی پر راضی رہنے والے ہیں نہ یہ لوگ جو نیکوں کا لباس پہنتے ہیں اور خیرات کی روشنی بیچتے ہیں ہمارے فقراء ان مالدار کے مرتبہ کو کب پہنچ سکتے ہیں اور اونچا ہاتھ (دینے والا) نچلے ہاتھ (لینے والا) کے مشابہ کب ہو سکتا ہے کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو نعمتوں کی خوبی دیتے ہوئے فرماتے ہیں یہی ہیں وہ لوگ جن کے لئے رزق مقرر ہے میں نے جب یہ بات کہی تو غریب کی قوت برداشت ختم ہو گئی اس نے کہا تو نے مالداروں کی تعریف میں اتنا مبالغہ کیا کہ وہم ہوتا ہے کہ یہ لوگ تریاق (دوا علاج) ہیں یا رزق کے گھر کی چابی ہیں، مالدار لوگ ٹھورے سے ہیں جو کہ مشکر، خود پسند، نفرت کرنے والے، مال اور مرتبہ پر دیوانے، بغیر سفارش کے بات نہیں کرتے، علماء کو حق تاج کہتے ہیں کسی کو ملام نہیں کرتے وہ ظاہر میں مالدار ہیں اور باطن میں فقیر۔

میں نے کہا تو مالداروں کی براہی مت کر اسلئے کہ وہ بخخش والے ہیں اس نے کہا تو نے غلط کہا بلکہ وہ لوگ روپیہ پیسہ کے غلام ہیں اگر وہ امر بہار ہیں اور نہ بر سیں، چشمہ آفتاب ہیں اور کسی پر روشنی نہ ڈالیں، مضبوط گھوڑے پر سوار ہیں لیکن اس کو نہیں چلاتے، بغیر احسان جتنائے کسی کو ایک درہم نہیں دیتے مال تکلیفیں اٹھا کر جمع کرتے ہیں اور کنجوں

سے اس کو محفوظ رکھتے ہیں اور مرتبے وقت افسوس کے ساتھ چھوڑ جاتے ہیں ایسوں کے وجود سے کیا فائدہ؟

میں نے اسکو جواب دیا تو نے مالداروں کے بھل پر اطلاع نہیں پائی مگر بھیک مانگنے کی وجہ سے ورنہ جو شخص طبع چھوڑ دیتا ہے اسکو کنجوں اور تجھی دونوں یکساں معلوم ہوتے ہیں سونا رجانتا ہے کہ سونا کیسا ہے اور فقیر جانتا ہے کہ کنجوں کون ہے۔

اس نے کہا میں تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ دلتمند لوگ دروازوں پر بے رحم ملازمین رکھتے ہیں وہ کسی کو اندر آنے نہیں دیتے اور رکھتے ہیں کہ گھر میں کوئی آدمی نہیں ہے اور وہ حقیقت میں بچ کہتے ہیں، جس آدمی میں عقل ہمت مدیر اور رائے نہیں ہے اس کے متعلق دربان نے اچھا کہا کہ گھر میں کوئی آدمی نہیں ہے۔

میں نے کہا دروازہ اسلئے بند رکھتے ہیں کہ وہ مانگنے والوں سے بچ گئے ہیں اور فقیروں کی درخواستوں سے تھک گئے ہیں یہ بات عقولاً محال ہے کہ اگر بیابان کی ریت سب کی سب موتی بن جائے تو فقیروں کی آنکھیں سیر ہو جائیں گی لاچپوں کی آنکھیں دنیا کی نعمتوں سے پُر نہیں ہوتی جس طرح کنوں شبنم سے نہیں بھرتا ہے، لاچپی لوگ آخرت کے عذاب سے نہیں دُر تے اور حلال و حرام میں فرق نہیں کرتے، اگر کہتے کے سر پڑھیلا آؤ تو وہ خوشی سے اچھل پڑے گا کہ شاید وہ بڑی ہے اگر دو آدمی ایک لاش میں فقیر۔

کوندھے پڑھا کر جاتے ہوں تو لاچپی بھی سمجھے گا کہ کھانے کا خوان ہے، چوری، لوث مار، جھوٹ، دھوکہ بازی یہ سب باتیں مفلسی کی وجہ سے ہوتی ہیں، پیٹ اور شرمگاہ دو جوڑوں پنجے ہیں اگر ایک زمہ رہے تو دھرا بھی قائم رہتا ہے خلاف شرع باتوں میں اور رسولی کے کاموں میں مفلس جلدی پھنس جاتا ہے جس شخص کے سامنے حرب خواہش

ترکھجوریں موجود ہوں وہ کھجور کے خوشی پر پتھر مارنے سے بے نیاز ہے۔

اس نے کہا یہ بات نہیں بلکہ مجھے مالداروں کے حال پر حرم آتا ہے کہ مال ہونے کے باوجود آخرت کے ثواب سے محروم رہتے ہیں، میں نے کہا نہیں یہ بات نہیں ہے بلکہ تو مالداروں کے مال پر حضرت کرتا ہے کہ یہ مال میرے پاس کیوں نہیں، مختصر یہ کہ وہ گالی گلوچ پر اُڑ آیا لوگ ہمارے پیچھے نہ رہے تھے اور تعجب کرتے تھے ہم اس بحث کے خاتمہ کے لئے قاضی کے پاس گئے تاکہ وہ ہم دونوں میں صلح کرا دے قاضی نے جب ہماری حالت دیکھی اور کلام سننا تو سوچتے ہوئے سر جھکایا اور بہت غور کے بعد سر اٹھایا اور کہا کہاے بھائی تو نے مالداروں کی تعریف میں بہت مبالغہ کیا یہ مناسب نہیں اسلئے کہ شراب کے ساتھ ساتھ نہ سمجھی ہے اور خزانہ پر سانپ بھی ہوتا ہے اور دریا میں جہاں بادشاہ کے لاائق موتی ہوتے ہیں وہاں آدمی کو چھڑانے والے مگر مجھے بھی ہوتے ہیں، دنیا کے عیش کی لذت کے پیچھے موت کا ڈسنا بھی ہے، اور جنت کی نعمتوں کے لئے نفس کے خلاف مجاہدہ کی دیوار بھی سامنے ہے، دوست کا طالب اگر دشمن کی خنثیاں برداشت نہ کر سکے تو کیا کرے، خزانہ اور سانپ، مال اور نشم، چھول اور کانٹا، غم اور خوشی ساتھ ساتھ ہیں تو باغ میں نہیں دیکھتا مشک کے ساتھ خشک لکڑی بھی ہے ایسے ہی مالداروں کے گروہ میں شکر کرنے والے اور ناشکرے بھی ہیں اور فقیروں کی جماعت میں صبر کرنے والے اور بے صبر بھی ہیں، خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ میں مقرب وہ مالدار ہیں جو فقیروں کی سیرت (زمیٰ توضیح - ہمدردی) رکھتے ہیں اور وہ فقیر ہیں جو مالداروں کے مانند ہوت رکھتے ہیں۔ سب سے اچھا مالدار وہ ہے جو فقیروں کا غم کھائے اور سب سے بہترین فقیر وہ ہے جو امیروں سے سوال نہ کرے اور جس شخص نے اللہ پر

بھروسہ کیا وہ اس کے لئے کافی ہے۔

پھر قاضی نے غصہ کا چہرہ فقیر کی طرف پھیرا اور کہا کہاے بھائی! تو نے جو مالداروں کی بُرائی کی ہاں کچھ لوگ اس صفت کے بھی ہیں نہ کھاتے ہیں اور نہ کھلاتے ہیں، بے فکرے اور ناشکرے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اگر کوئی مغلی کی وجہ سے مر گیا تو مجھے کیا غم میرے پاس مال و دولت موجود ہے میری مثال بُخ کی طرح ہے بُخ کو طوفان سے کیا دُر مالداروں کا ایک گروہ واقعی ایسا ہے اور ایک دُر اگر وہ ایسا بھی ہے جو نعمت کا دستر خوان بچھائے ہوئے اور بُخ کا ہاتھ کھولے ہوئے ہیں وہ نیک نام، خدا کی مغفرت کے طالب دنیا اور آخرت دونوں ان کو حاصل ہے۔

ہم قاضی کی بات پر راضی ہو گئے ایک دوسرے سے معافی مانگی اور اس مضمون پر ہم نے کلام کو ختم کیا۔

اے فقیر! زمانہ کی گردش کی شکایت مت کرہت سے کام لے کسی حلal کی محنت کر اور اے مالدار! تیرا دل اور تیرا ہاتھ مقصد حاصل کر چکے ہیں یعنی تجھے مال و دولت پر قدرت ہے جو کچھ تجھے سے ہو سکے کھا اور خیرات کر (دوسروں کو کھلا) ایسا کرنے سے تو دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کر لے گا۔

موت سے فرار ممکن نہیں

ایک لئکڑے اولے آدمی نے کئی کھجورے (بہت سے پاؤں والے کیڑے) کو مارڈا ایک اللہ والے کا اس پر گذر ہوا انہوں نے فرمایا سجحان اللہ! باوجود یہ لئکڑوں پاؤں ہونے کے جب موت آپنی تو ایک بے ہاتھ پاؤں والے سے نہ بھاگ سکا۔

فائدہ: آنے والی مصیبت کا دور کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے لہذا ان پر صبر کرنا چاہئے اور اللہ کی مشیت پر راضی رہنا چاہئے۔

حاتم طائی اور لکڑہارا

حاتم طائی سے کسی نے پوچھا آپ نے دنیا میں اپنے سے زیادہ بلند ہمت والا کوئی آدمی دیکھا ہے؟ کہا: ہاں! میں نے ایک دفعہ عرب کے مالداروں کے لئے چالیس اونٹ ذبح کرنے تھے پھر کسی ضرورت کی وجہ سے جنگل کی طرف نکلا ایک آدمی کو سر پر لکڑیوں کا گھٹا اٹھائے آتا دیکھا میں نے اس سے کہا آج حاتم طائی کی طرف سے دعوت ہے تم کھانے کے لئے کیوں نہیں گئے؟ اس نے جواب دیا جو شخص اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھانا ہے اس کو حاتم طائی کے احسان کا بوجھ اپنے سر پر اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ فائدہ: اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا بڑی ہمت کی بات ہے۔

ایک غریب کا قصہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک غریب کو دیکھا جوناگا ہونے کی وجہ سے ریت میں پھੜپ کر بیٹھا ہوا تھا اس نے حضرت موسیٰ سے درخواست کی، حضرت دعا فرماتے جاؤ اللہ تعالیٰ ضرورت کی روزی دیوے اسلئے کہ میں نادری سے بہت اکتا گیا ہوں، حضرت موسیٰ نے اس کے لئے دعا کی اور چلے گئے کچھ دنوں کے بعد پھر وہاں سے گذر ہوا تو اس آدمی کو بندھا ہوا اور اس کی چاروں طرف لوگوں کی بھیڑ دیکھی دریافت فرمایا کہ یہ کیا تماشہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس آدمی نے شراب پی اور ایک آدمی کو جان سے

مارڈا لاب اس کے بد لے میں اس کی جان لینے کا حکم صادر ہوا ہے اس کو دیکھنے کے لئے سب لوگ جمع ہو گئے ہیں فرمایا لو بسط اللہ الرزق لبغوافی الارض۔

بلی کے پاس اگر پڑھوتے تو چڑیوں کی نسل دنیا سے ختم کر دیتی، اگر گدھے کے پاس نسل کے مانند سنگ ہوتے تو کسی کو اپنے قریب نہ آنے دیتا اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کے لئے روزی گشادہ کر دیوے تو وہ زمین میں فتنہ و فساد کرنا شروع کر دیویں۔

فائدہ: ہر کام میں خدا کی حکمت ہوتی ہے۔

دشمن کے مرنے کی خبر کا قصہ

ایک آدمی نو شیر و اس بادشاہ کے پاس یہ خوشخبری لیکر گیا کہ مبارک ہو آپ کے فلاں دشمن کو خدا تعالیٰ نے دنیا سے اٹھایا، نو شیر و اس نے فرمایا تو نے یہ بھی کچھ سنا کہ مجھ کو چھوڑ دیا جائے گا، اگر دشمن مر گیا تو یہ خوشی کا موقع نہیں ہے اسلئے کہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔

فائدہ: بادشاہ کی بات بڑی ٹھنڈی کی ہے خیال میں رکھنی چاہئے۔

خلیفہ ہارون رشید کا قصہ

ہارون رشید بادشاہ کا ایک لڑکا غصہ سے بھرا ہوا باپ کے سامنے آیا اور کہا فلاں سردار کے لڑکے نے مجھ کو ماں کی گالی دی ہے ہارون رشید نے سلطنت کے ارکان سے دریافت کیا کہ ایسے شخص کی سزا کیا ہوئی چاہئے؟ ایک نے قتل کرنے کا اشارہ کیا، دوسرے نے زبان کاٹ دینے کا اور تیسرے نے مال کی ضبطی کا اور جلاوطن کرنے کا

مشورہ دیا، ہارون رشید نے بیٹے سے کہا: اے بیٹے اخلاق یہ ہے کہ اس کو معاف کر دے اگر معاف نہیں کرتا تو تو بھی ماں کی گالی دی دے، گالی دینے میں اس کا خیال رکھنا کہ حد سے نہ بڑھے اگر ایسا ہوا تو پھر تیری طرف سے ظلم اور مخالف کی طرف سے دووی ہو گا۔

عقلمند کے زدیک وہ شخص بہادر نہیں ہے جو کہ منتہاتی سے جنگ کرے بلکہ حقیقہ بہادر ہے جب اس کو غصہ آجائے تو حق کے خلاف نہ کہے لیعنی نامناسب باتیں زبان سے نہ نکالے۔

کشتی والوں کا عبرت ناک واقعہ

ایک مرتبہ چند بڑے لوگوں کے ہمراہ کشتی میں بیٹھا ہوا تھا، ایک چھوٹی کشتی ہمارے سامنے ڈوب گئی دو بھائی بھنور میں پھنس گئے، سرداروں میں سے ایک نے ملاج سے کہا ان دونوں کو پکڑا اور بھنور سے نکال میں ہر ایک کے بدالے میں تجھ کو پچاس دیناروں گا، ملاج پانی میں گھسا اور ایک کو نکال لایا اور وہ دوسرا بلاک ہو گیا حضرت سعدی فرماتے ہیں کہیرے منہ سے نکلا کہ اس کی عمر باقی نہیں رہی تھی اسوجہ سے ملاج تو نے اس کے

نکال لینے میں دیر لگائی اور دوسرے کے نکلنے میں جلدی کی، ملاج ہنسا اور کہا جو آپ نے فرمایا وہ تیقینی بات ہے لیکن ایک سبب اور بھی ہے میں نے کہا وہ کیا ہے؟ ملاج نے کہا میری دلی رغبت اس ایک کے نکلنے کی طرف زیادہ تھی اسلئے کہ ایک وقت میں جنگل کی طرف گیا تھا اس نے مجھ کو اونٹ پر بٹھا لیا تھا دوسرے کے ہاتھ سے بچپن کے زمانہ میں کوڑے کھائے تھے یہ سُن کر میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا جس نے نیک عمل کیا

اپنے فائدہ کے لئے اور جس نے بُر اعمال کیا اپنے اوپر یعنی اس کا نقصان اسی کو پہنچ گا۔ فائدہ: حاجمتندوں کی ضرورت حتی الامکان پوری کرنے کی سعی کرنی چاہئے تا کہ نیکی کی جزا نیکی کی صورت میں سامنے آئے۔

مصر کے کاشتکاروں کا قصہ

ہارون الرشید کے لئے جب ملک مصر پورا بیخ ہو گیا تو اس نے فرمایا اس سرکش فرعون کے خلاف میں اس ملک کا حاکم اپنے کسی ذیل تین غلام کو بناؤں گا چنانچہ کو ایک جیشی غلام خصیب نام کا تھا، ملک مصر اس کو خشندا یا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس غلام کی عقل اور بحاجاتی تھی کہ مصر کے کاشتکاروں کی ایک جماعت نے اس کے پاس شکایت کی کہ ہم نے دریائے نیل کے کنارے پر روئی بولی تھی، بے وقت بارش ہونے سے برباد ہو گئی اس نے کہا اون بودینی چاہئے تھی تا کہ وہ برباد نہ ہوتی، ایک اللہ والے نے یہ بات سُنی تو فرمایا اگر روزی عقل سے بڑھتی تو دنیا میں بے قوف سے زیادہ تجھ روزی والا کوئی نہ ہوتا اللہ تعالیٰ بے قوف کو ایسے طریقہ پر روزی پہنچاتا ہے کہ عقلمند اس کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔

شیخ کا ایک قیمتی ارشاد

اللہ تعالیٰ کی بخششوں نے ایک ایسے گمراہ کے راستہ میں جو خلاف شرع کاموں میں ڈوبا ہوا تھا ہدایت کا چہار رکھ دیا یہاں تک کہ وہ اللہ والوں کی جماعت میں داخل ہو گیا اللہ والوں کی صحبت اور انکے اخلاص کی برکت سے اس کے بُرے اخلاق و اعمال اوصاف حمیدہ سے بدل گئے اور اس نے اپنے ہاتھ کو دنیا کی محبت اور لالج سے کھینچ لیا،

لیکن بُرا کہنے والوں کی زبان اس کے حق میں اسی طرح دراز رہی اور وہ کہتے رہے کہ یہ پہلے ہی طریقہ پر ہے اس کی پڑھیز گاری اور نیکی کا کوئی اعتبار نہیں، حضرت سعدی فرماتے ہیں عذر روپ بد کر کے خدا کے عذاب سے بچ سکتے ہیں لیکن لوگوں کی زبان سے نہیں چھوٹ سکتے، وہ بیچارہ لوگوں کے طعنے برداشت نہ کر سکا اور اپنے شیخ کے سامنے شکایت کی کہ لوگوں کی زبانوں سے بھگ آگیا ہوں، انہوں نے فرمایا اس نعمت کا شکر کس طرح ادا کرے گا کہ لوگ تیرے متعلق جیسا خیال رکھتے ہیں تو اس سے کہیں بہتر حالت میں ہے یہ حالت اس سے بہتر ہے کہ تو حقیقت میں بُرا ہو اور لوگ تجھ کو نیک سمجھتے رہیں، فائدہ: لوگوں کا گمان ہمارے بارے میں کامل ہونے کا ہوا اور ہم حقیقت میں ناقص ہوں یہ بڑے خسارے اور فکر کی بات ہے۔

شاہکرے کی سزا کا عجیب قصہ

ایک فقیر نے ایک بد اخلاق مالدار کے پاس اپنی بیٹگی کی شکایت کی اور پحمد دجا ہی، اس بے رحم نے نہ روپیہ دیا اور نہ پیسہ بلکہ غصہ سے اس کو جھڑک دیا، سوال کرنے والے کا دل زخمی ہوا اس نے کہا اے دولتمند غصہ کیوں کرتا ہے شاید سوال کرنے کی تیزی سے نہیں ڈرتا ہے، ناعاقبت اندیش نے حکم دیا تو غلام نے ذلتی سے جھڑک کر اس کو نکال دیا، پروردگار کا شکر نہ کرنے کے سبب سے میں نے سن کہ اس کا زمانہ پلٹ گیا تھی نے اس کو لہسن کی طرح بینگا کر دیا، اس کا اسباب اور جانور سب بہادرو گیا قضاۓ الہی نے اس پر فاقہ مسلط کیا اس کی تھیلی اور اس کا ہاتھ خالی ہو گیا۔

اس حال پر ایک زمانہ گذرا، اس کا غلام ایک نیک سخنی دل کے ہاتھ میں پہنچا جو

غريب پریشان حال کو دیکھ کر ایسا خوش ہوتا جیسے فقیر مال سے خوش ہوتا ہے، رات کے وقت اس کے دروازے پر ایک شخص نے روٹی کا سوال کیا وہ چلنے سے معدود تھا، تھی آقا نے غلام کو حکم دیا کہ اس عاجز شخص کو خوش کر، غلام جب اس کے پاس کھانا لیکر گیا تو ایک دم روپڑا، مالک کے پاس واپس آیا تو اس نے منہ پر آنسو دیکھ کر رونے کا سبب معلوم کیا غلام نے کہا اس بد نصیب بوڑھے کا حال دیکھ کر دکھہ ہوا میں پچھلے زمانہ میں اسکا غلام تھا یہ آدمی جاندے اس باب اور روپیہ کا مالک تھا، اس کا زمانہ بدل گیا ہے آج بھیک مانگ کر روٹی کھاتا ہے یہ سنکروہ نیما مالک ہنسا اور کہا اڑ کے زمانہ کا کسی پر ظلم نہیں ہے عزت، ذلت یہ سب اپنے عمل کا نتیجہ ہے اس کا سر غرور سے آسمان پر تھا اس نے مجھ کو اپنے دروازے سے جھڑک کر ذلتی سے نکال دیا تھا، زمانہ نے آج اس کو میری جگہ پر بیٹھا دیا، بہت سے بے سرو سامان مغلس دولتمند ہو گئے اور بہت سے مالداروں کا کام خراب ہو گیا۔

فائدہ: زمانہ کی گردش سے درختا

حضرت ذوالنون مصریؒ کا حکایت

ایک وزیر حضرت ذوالنون مصریؒ کی خدمت میں گیا اور دعاء کے لئے درخواست کی کہ دن رات بادشاہ کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں اس کی خیر کا امیدوار اور اس کے غصب سے ڈرتا ہوں، حضرت ذوالنونؒ روپڑے اور فرمایا اگر میں خدا تعالیٰ سے ایسا خوف رکھتا جیسا کہ تو بادشاہ سے رکھتا ہے تو آج صد یقین میں سے ایک ہوتا، (اگر حاجاتِ دنیوی مانع نہ ہوتیں تو فقیر مرتبہ میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتا، اور اگر وزیر خدا سے ایسا ڈرتا جیسا بادشاہ سے ڈرتا ہے تو فرشتہ بن جاتا)

فائدہ : اگر لوگ خدا کی بندگی اور اطاعت ایسی کریں جیسی وزراء بادشاہوں کی کرتے ہیں تو کامل بن جائیں۔

ایک سمجھدار تاجر کی حکایت

ایک تاجر کو تجارت میں ہزار دینار کا نقصان ہوا اس نے اپنے بیٹے سے کہا مناسب نہیں ہے کہ کسی سے اس کا ذکر کیا جائے لڑکے نے عرض کیا ہے آپ کا حکم ہے اس لئے میں کسی سے نہیں کہوں گا لیکن مجھے اس کے فائدے پر آگاہ کرو دینا چاہئے کہ پھر ان میں کیا مصلحت ہے؟ باپ نے کہا تاکہ مصیبت ایک سے دونہ ہو جائیں ایک تو مال کا نقصان دوسرے دشمنوں کی خوشی۔

فائدہ : اپنے نقصان کا ذکر دوستوں کے سوا کسی اور سے نہ کرنا چاہئے، دشمنوں کو نانے سے نقصان تو پورا نہیں ہو سکتا البتہ ان کو خوش ہونے کا موقع ملے گا جو ایک مستقل مصیبت ہوگی۔

حضرت شیخ سعدی کا واقعہ

میں نے کبھی زمانہ کی گردش کی ہٹکایت نہیں کی، زمانہ کے حوالہات سے کبھی منہ نہیں بگاڑا مگر اس وقت کہ میرے پاؤں میں جوتے نہیں تھے اور خریدنے کے لئے پیسے بھی نہیں تھے اسی حال میں کوفہ کی جامع مسجد میں آیا رنجیدہ دل، میں نے وہاں ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں ہی نہیں تھے میں نے حق تعالیٰ کی نعمت (پاؤں ہونے کا) شکر ادا کیا اور جوتے نہ ہونے پر صبر کیا۔

فائدہ : انسان کو اپنے سے کم دوچھہ آدمیوں پر نظر رکھتی چاہئے اس لئے کہ ایسا کرنے سے

شکر کی توفیق ہوتی ہے۔

نفع اور نقصان کا تعلق تقدیر سے ہے

ایک کمزور شکاری کی جال میں ایک بڑی مچھلی آپنی وہ اس کے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا، مچھلی اس پر غالب آگئی اور جال ہاتھ سے چھڑا لے گئی (ایک غلام عدی کا پانی لینے گیا عدی کا پانی آیا اور غلام کو بہا لے گیا، جال ہر دفعہ مچھلی لاتا تھا اس مرتبہ مچھلی میں کسی سے نہیں کہوں گا لیکن مجھے اس کے فائدے پر آگاہ کرو دینا چاہئے کہ پھر ان میں کیا مصلحت ہے؟ باپ نے کہا تاکہ مصیبت ایک سے دونہ ہو جائیں ایک تو مال کا نقصان دوسرے دشمنوں کی خوشی۔

فائدہ : بے روزی کے شکاری دریا میں مچھلی نہیں پکڑ سکتا ہے اور بے موت کے مچھلی خشکی میں نہیں مر سکتی ہے، نفع اور نقصان سب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ (تقدیرِ حق ہے)

ایک بے وفا فرزند کا قصہ

حضرت سعدی فرماتے ہیں ایک دفعہ میں ایک ضعیف العمر آدمی کا مہمان تھا جو بہت مال اور ایک خوبصورت لڑکا رکھتا تھا، رات کو اس نے سُنا یا میری تمام عمر میں سوائے اس لڑکے اور کوئی بچہ نہیں ہوا، اس جگہ میں ایک جگہ پر لوگ مرادیں مانگنے جاتے ہیں میں نے بھی وہاں جا کر خدا کی بارگاہ میں دری دیکھ کر گور گوا کر دعاء کی ہے، تب خدا نے مجھ کو یہ بیٹا عطا کیا ہے میں نے سُنا وہ بیٹا بوڑھے باپ کا اپنے دوستوں سے

آہستہ آہستہ کر رہا تھا کیا اچھا ہوتا مجھے وہ جگہ معلوم ہو جاتی تاکہ میں وہاں جا کر باپ کے مرنے کی دعا کرتا۔
فائدہ: باپ کو بوجہ سمجھنے والا بیٹا اپنی اولاد سے کیا خیر کی امید رکھ سکتا ہے۔

ایک نجومی کا قصہ

ایک سردار کے دولت کے مصر میں تھے، ایک نے علم حاصل کیا، دوسرا نے مال جمع کیا، آخر کار ایک بہت بڑا عالم بن گیا اور دوسرا بادشاہ ہو گیا، اس کے بعد یہ مالدار اپنے گھر میں داخل ہوا، ایک غیر آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا اس نے گالی دی اور سخت سُست کہا و نوں لڑپڑے ایک فتنہ اور ہنگامہ کھڑا ہو گیا، ایک اللہ والے نے اس پر واقف ہو کر کہا تو کیا جانے آسمان کی بلندی پر کیا ہے جب تو یہ نہیں جانتا کہ تیرے گھر میں کون ہے؟
فائدہ: علم نجوم ظئی علم ہے اسلئے نجومیوں کی باتوں پر اعتقاد نہ کرنا چاہئے۔

کھانے کی مقدار کے بیان میں

ایک حکیم صاحب اپنے بیٹے کو زیادہ کھانے سے منع کرتے تھے اسلئے کہ پیٹ بھر کر کھانا بیمار کر دیتا ہے، بیٹے نے کہا اے با بھوک تو آدمی کو مارڈا تی ہے کیا آپ نے نہیں سنا خوش طبع لوگ کہتے ہیں پیٹ بھر کر مرجانا بھوکا مز کر جینے سے بہتر ہے، باپ نے کہا بیٹے کھانے پینے میں میانہ روی کا خیال رکھا اسلئے کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو اسراف نہ کرو، نہ اتنا زیادہ کھا کہ تیرے منہ سے نکل پڑے اور نہ اتنا کم کھا کہ کمزوری سے جان لکنے لگے، کھانے میں اگر چہ زندگی ہے لیکن جو کھانا مقدار سے زیادہ ہو گا بیمار کر دے گا، اگر گلقدن پیٹ بھرنے پر کھائے گا تو نقصان دے گا اور سوکھی

روٹی دیر سے خوب بھوک لگنے پر کھائے گا تو گلقدن کا مز اور فائدہ دے گا۔
فائدہ: نہ اتنا کم کھاؤ کہ کمزوری سے فرائض میں خلل واقع ہو جائے اور نہ اتنا زیادہ کھاؤ کہ اس سے بندگی میں سُستی اور بیماری پیدا ہو جائے۔

دو بھائیوں کا قصہ

ایک سردار کے دولت کے مصر میں تھے، ایک نے علم حاصل کیا، دوسرا نے مال جمع کیا، آخر کار ایک بہت بڑا عالم بن گیا اور دوسرا بادشاہ ہو گیا، اس کے بعد یہ مالدار اپنے بھائی عالم کی طرف ذلت کی نظر سے دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ میں سلطنت تک پہنچ گیا اور تو ویسے ہی عاجزی اور غربت میں رہا اس عالم نے جواب دیا اے بھائی! اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر مجھ پر تجھ سے زیادہ واجب ہے اسلئے کہ میں نے پیغمبروں کی میراث یعنی علم حاصل کیا اور تجھ کو فرعون اور بہمان کی میراث ملی یعنی ملک مصر کی بادشاہت۔

فائدہ: قناعت (تحوڑے پر مطمئن رہنا) بڑی نعمت ہے اسی کے ذریعہ غریب بھائی نے علم نبوت کی دولت حاصل کر لی تھی۔

ایک فقیر کی نہایت سچی بات

مغرب کا رہنے والا ایک فقیر حلب کے کپڑا فروشوں کی لائن میں کہہ رہا تھا اے مال والو،! اگر تم لوگ انصاف کرتے یعنی غریبوں کو ان کا حق دیتے اور فقراء کی جماعت کو قناعت ہوتی تو دنیا سے بھیک مانگنے کی رسم اور طریقہ ختم ہو جاتا۔

فائدہ: مالدار کے لئے بجل کرنا اور غریب کے لئے بلا ضرورت سوال کرنا بدترین عیب ہے۔

اندھا شوہر اور بد صورت بیوی

لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی کی ایک لڑکی نہایت بد صورت تھی اور وہ جوان ہو گئی تھی مال سامان کے باوجود کوئی اس سے نکاح کرنے کی رغبت نہیں کرتا تھا (بد صورت دہن کے اوپر اعلیٰ ریشی لباس بھی بُرا معلوم ہوتا ہے) الحاصل ضرورت کی وجہ سے مجبور ہو کر ایک اندھے کے ساتھ اس لڑکی کا نکاح کر دیا، کہتے ہیں کہ ایک مشہور حکیم ان ہی دنوں جزیرہ لنکا سے وہاں آیا ہوا تھا جو اندھی آنکھوں کو اپنے علاج سے روشن کرتا تھا لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ تم بھی اپنے داماد کا علاج کرالا واس نے جواب دیا میں ذرنا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بینا (دیکھنے والا) ہو کر میری بیٹی کو طلاق دیدیو۔ فائدہ: دنیوی معاملات میں بھی ہوشیار رہنا چاہئے۔

حضرت سعدیؒ کی اپنی سرگزشت

حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دمشق کے دوستوں سے مجھ کو رنجش پیش آگئی، اسلئے میں بیت المقدس کے جنگل کی طرف نکل آیا اور میں نے جانوروں سے انس پیدا کر لیا یہاں تک کہ ایک دن عیسائیوں نے مجھ کو پکڑ کر قیدی بنالیا اور یہودی کے ساتھ طرابلس کی خندق کھونے میں مٹی کے کام پر لگا دیا، حلب کا ایک ریس کہ اس سے ہماری پہلی جان پہچان تھی اُدھر سے گذر اس نے مجھ کو پہچان کر کہا یہ کیا حالت ہے جو میرے لئے تکلیف کا باعث ہے، میں نے کہا کیا عرض کروں میں آدمیوں سے پہاڑوں اور جنگلوں میں بھاگا پھر تھا تا کہ اللہ تعالیٰ کے سوادمرے سے مشغول نہ ہوں آپ خود ہی اندازہ فرمائیجئے کہ اس گھری میرے دل پر کیا گذر تی ہوگی کہ حیوانات کی جماعت

سے موافق تکریں پڑی (دوستوں کے ساتھ جیل خانہ کی زندگی بہتر ہے غیروں کے ساتھ چمن کی زندگی سے)

اُس حلب کے ریس کو میری حالت پر رحم آیا اور اس نے دس دینار میں عیسائیوں کی قید سے مجھ کو خرید لیا اور اپنے ہمراہ حلب لے گیا، اس کی ایک نوجوان لڑکی تھی سو دینار سُرخ کے عوض اس کا نکاح مجھ سے کر دیا، جب ایک مذہت گزرنگی تو اس بیوی نے کچھ خلائقی اور لڑکی جھگڑا شروع کر دیا زبان چلانے لگی اور میری زندگی کو تلخ کرنے لگی (بُری عورت نیک مرد کے گھر میں اسی دنیا میں اسکے لئے دوزخ ہے، پناہ بُرے ساتھی سے خدا کی پناہ، اے ہمارے رب ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا آئیں)

ایک مرتبہ وہ ملامت کی زبان دراز کر کے کہہ رہی تھی تو وہی تو ہے جس کو میرے باپ نے دس دینار میں عیسائیوں کی قید سے خرید کر پھردا یا تھا، میں نے کہا ہاں میں وہی ہوں جس کو تیرے باپ نے دس دینار میں عیسائیوں کی قید سے پھردا یا اور سو دینار میں تیرے ہاتھ پکڑا دیا یعنی ایک آفت سے پھردا کر دھری اس سے بڑی آفت میں پھنسا دیا۔

میں نے سا ایک بزرگ نے ایک بکری کو بھیڑیے کے منہ اور پنچھے سے پھردا یا اور اپنے گھر لے آیا رات کو اس کے گلے پر پھری چلانے لگا بکری کی روح نے اس سے فریاد کی اور کہا میں تو تیری ٹکر گزار تھی کہ تو نے بھیڑیے کے منہ سے مجھ کو بچایا مگر جب انجام دیکھا تو معلوم ہوا کہ تو خود ہی بھیڑیا ہے۔

فائدہ: دوستوں کی تکلیف پر صبر کرنا چاہئے اور خانگی معاملات میں ضبط و تحمل سے کام لینا چاہئے۔

لُقمان حکیم کی ایک عجیب نصیحت

حضرت لُقمان علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ نے ادب کس سے سیکھا انہوں نے فرمایا کہ بے ادبوں سے، کیونکہ جو فعل ان کا مجھ کو پسند نہ آیا اس سے میں نے پرہیز کیا (عقلمند کے سامنے اگر کھیل اور دل گلی کے طور پر بھی لوگ کوئی بات کہتے ہیں وہ اس سے بھی نصیحت حاصل کر لیتا ہے اور اگرنا دان کم فہم کے سامنے حکمت کی سینکڑوں باتیں پیش کر دیں وہ ان کو کھیل مذاق سمجھے گا اور کوئی فائدہ حاصل نہ کرے گا)

فائدہ: عقلمند وہ ہے جو کہ نادان کی باتوں میں بھی غور کرے اور اس سے فائدہ حاصل کرے اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کرے۔

اچھی اور بُری بیوی کے بارے میں

اچھی فرمادار نیک بیوی اپنے غریب شوہر کو مالدار بنا دیتی ہے خدمت گذار طبیعت کے موافق بیوی اللہ کی رحمت ہے اس کے دیدار کی وجہ سے شوہرا پنے کو جنت میں سمجھتا ہے خوش طبع خوش اخلاق اور شکر گذار بیوی بُری جیسی بد اخلاق، بد زبان اور ناٹکری سے اچھی ہے خیر خواہ بیوی دل کا سکون ہوتی ہے اس بندہ کی خدا نے بھلائی چاہی ہے جس کے لئے بیوی کا ہاتھ پاک اور دل نیک ہو۔

نیک آدمی کے گھر میں بُری عورت کا ہونا دنیا ہی میں اس کے لئے دوزخ ہے بُری عورت سے اللہ کی پناہ جب طو طے کا ہدم کالا کواہ ہو وہ پنجھرے سے چھکارے کو غیمت سمجھے گا، اس مکان پر خوشی کا دروازہ بند سمجھ جہاں سے بیوی کی چیخیں بلند ہوں، اجنبی لوگوں سے بیوی کی آنکھ اندھی ہوئی چاہیے، چھوڑی بیوی شوہر کو ذلیل کر دیتی ہے بد چلن

آزاد عورت مصیبت ہے دو آدمیوں نے جو بیوی کے ہاتھوں پریشان تھے کیا بھلی بات کہی ہے ایک نے کہا خدا کرے کسی کی بیوی خراب نہ ہو دوسرا نے کہا خدا کرے دنیا میں عورت ہی نہ ہو، ایک نوجوان بیوی کی مخالفت سے ایک بوڑھے آدمی کے سامنے فریاد کرنے لگا کہ میں اس غالب دشمن کے ہاتھوں عاجز آگیا ہوں بوڑھے نے اس سے کہا اے صاحب سختی پر صبر کر لے اسلئے کہ صبر کرنے سے کوئی شرمندہ نہیں ہوا ہے جس درخت کے پھلوں سے خوش دیکھی ہو جس کا ہمیشہ پھل کھایا ہواں کے کائنے کی تکلیف برداشت کر لئی چاہئے۔

ماں اور بیٹی کا قصہ

دل کو پسند آنے والی ماں کی بغل اور کوہ بہشت ہے اور اس میں چھاتیاں دودھ کی نہریں ہیں، اس کا دل کو خوش کرنے والا قد ایک درخت ہے نازوں کا پالا ہوا بچہ اس کی کوڈ میں میوہ ہے، ایک جوان نے ماں کی رائے سے سخت مخالفت کی، ماں کا درود مبدل آگ کی طرح بھڑک اٹھا جب لاچاڑ، ہو گئی اس کے سامنے پالنا (جھولا) لائی تاکہ لڑکے کو اپنا بچپن یا دآجائے کہا اے کمزور محبت والے، وقت کو بھولنے والے کیا تو ایسا رونے والا اور عاجز بچپن نہ تھا کہ بہت سی راتیں میں تیری وجہ سے نہ سوکی پالنے میں تیری ابھی جیسی طاقت نہ تھی تجھ میں ملکھی اڑانے کی طاقت نہ تھی تو وہی ہے ایک کمکھی سے رنجیدہ تھا جو آج بُری طاقت والا بن گیا ہے اسی حالت میں تو پھر قبر کے گھرے میں جائے گا کہ اپنے آپ سے ایک چیونٹی کو نہ ہٹا سکے گا۔

فائدہ: اپنی ابتداء اور انتہاء کو یاد کر کے موجودہ طاقت سے غلط فائدہ مت اٹھاؤ، ماں

باپ کی احاطت و خدمت کر کے دارین کی خوشی اور کامیابی حاصل کرو۔

یمن کے بادشاہ کی حاتم طائی سے دشمنی

مجھے یہ یاد نہیں یہ حکایت مجھے کس نے کہی ہے کہ یمن میں ایک دولتمند بادشاہ تھا اس کو بخشش کا بادل کہا جانا تھا اسلئے کہ اسکے ہاتھ درہم کی بارش بر ساتے تھے اہر کوئی آدمی اسکے سامنے حاتم کا نام لیتا تو بہت غصہ ہو جاتا کہ اس کی باتیں کیا حقیقت رکھتی ہیں جسکے پاس نہ ملک ہے اور نہ خزانہ ہے ایک مرتبہ بھری محفل میں اس نے لوگوں سے حاتم کی تعریف سنی تو حسد نے دشمنی پر آمادہ کر دیا، ایک شخص کو حاتم کے قتل پر مقرر کیا کہ جنک یہ میرے زمانہ میں ہے میرا نیک نام مشہور نہیں ہو گا اس بدجنت نے نبی طے کا راستہ لیا اس مشہور سخنی کو قتل کے ارادہ سے راستہ میں ایک نوجوان نے اس کا استقبال کیا جس سے اسکو محبت کی بوآئی خوبصورت علّکنڈ شریں زبان وہ اس رات میں اسکو اپنے گھر مہمان بنانے کر لے گیا، مہمان کے ساتھ شرافت برتنی غنخواری کی اور خدمت میں کوتا ہی کی معافی چاہی نیکی سے اس دشمن کا دل جیت لیا صبح کو اس کے ہاتھ پر پڑے اور کہا ہمارے پاس چند روز اور پھر جاؤ، یمن والے نے کہا میں اب ڑک نہیں سکتا اسلئے کہ مجھے ایک بڑا کام کرنا ہے، میزبان نے کہا اگر آپ بتائیں تو میں ایک دل دوستوں کی طرح پوری کوشش کروں گا، اس نے کہا اے بہادر و حبیان سے سُسی اسلئے کہ بہادر پر دہ پوش ہوتے ہیں، اس علاقے میں شاید تو حاتم کو جانتا ہو گا جو مبارک نام نیک سیرت ہے اسکا سر یمن کے بادشاہ نے مانگا ہے، مجھے معلوم نہیں کہ ان میں کیا دشمنی ہے، آپ کی مہربانی سے مجھ کو یہ امید ہے کہ اس کی جگہ جہاں وہ رہتا ہے مجھے تادیں۔

نوجوان میز بانہسا کہ حاتم تو میں ہی ہوں سر حاضر ہے تکوار اٹھا اور تن سے جدا کر لے، ابھی رات کا وقت ہے اپنا کام پورا کر لے ورنہ پھر صحیح ہونے کے بعد تجھے کوئی نقصان پہنچ، یا تو نا امید ہو جب حاتم نے دل کھول کر اپنا سر پیش کر دیا تو وہ شخص صحیح پڑا زمین پر گر گیا اور اٹھا کبھی زمین چوپی کبھی حاتم کے ہاتھ پر چوپے تکوار پھینک دی اور ترش رکھ دیا غلاموں کی طرح با ادب سامنے بیٹھ گیا اور کہا اگر میں تیرے جسم پر ایک پھول بھی ماروں تو میں مر دنہیں ہوں بلکہ مردوں کی اصطلاح میں عورت ہوں اس کی دونوں آنکھیں چوپیں اور بغلگلی ہو اور وہاں سے یمن کی طرف روانہ ہو گیا۔

بادشاہ اس کی پیشانی سے سمجھ گیا کہ اس نے کام نہیں کیا ہے، پوچھا کیا خبر ہے؟ شکار دان میں سر کیوں نہیں بامدھا؟ شاید حاتم نے تجھ پر حملہ کر دیا اور تو مقابلہ نہیں کر سکا چالاک بہادر نے زمین کو بوسہ دیا اور

شاه کی تعریف کی اور آداب بجالایا پھر کہا اے بخشش اور ہوش والے بادشاہ حاتم کے بارے میں یہ خبر سن میں نے اس کو ہمدرد، بہادر اور خوش اخلاق دیکھا، اس کی مہربانی نے میری کمر تو زدی احسان اور بوانی کی تکوار سے اس نے مجھے مارڈا لاء، اس نے اس کے جوا اخلاق دیکھے تھے بتائے، بادشاہ نے قبلیہ طے والوں کی تعریف کی، قاصد کو انعام دیا کہ خاوت حاتم کے نام پر ختم ہو گئی اسکی حقیقت اور شہرت ساتھ ساتھ ہیں اگر لوگ اس کی تعریف کریں تو وہ اس کا بالکل حقدار ہے۔

حضرت عمر ابن عبد العزیز کی حکایت

ایک علّکنڈ بزرگ نے یہ قصہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر ابن عبد العزیز کی انگوٹھی میں

ایک بہت قیمتی نگینہ تھا وہ سری اس کی قیمت لگانے سے عاجز تھے، اتفاقاً ایک ایسا خلک سال آیا کہ لوگوں کے چودھویں رات کے چاند جیسے چڑے کمزور اور زرد ہو کر پہلی تارخ کے چاند کی طرح ہو گئے، جب انہوں نے لوگوں میں آرام اور قوت نہ دیکھی تو خود آرام میں رہنا اچھا نہیں سمجھا نگینہ بچنے کا حکم دے دیا اور وہ پیسے درویش، مسکین، مسافر اور تیمبوں پر خرچ کر ڈالے، کسی نے ان کو طعنہ دیا کہ ایسا نگینہ اب دوبارہ ہاتھ میں نہیں آئے گا۔

میں نے سادہ کہ رہے تھے اور آنسوؤں کی بارش ان کے رخسار پر شمع کے موسم کی طرح بہری تھی، بادشاہ کے لئے زینت بُری ہے جب کسی بھی آدمی کا دل کمزوری سے زخمی ہو، میرے لئے بے نگ کی انگوٹھی مناسب ہے لیکن رعایا کے دل غمگین ہو یہ مناسب نہیں ہے۔

عقلمند حاکم دوسروں کے غم کی حالت میں اپنے عیش اور آرام میں رغبت نہیں کرتے اس آدمی کا دل غمگین ہے جو لوگوں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیتا ہے خدا کا شکر ہے کہ یہ عادت اور سیدھا راستہ میرے زمانہ کے بادشاہ اتنا بک ابو بکر بن سعد کو حاصل تھا۔

سلطان محمود غزنویٰ اور ایاز کا قصہ

غزنیں کے بادشاہ کی ایک شخص نے بُرائی بیان کی کہ تعجب کی بات ہے، ایاز میں کوئی حسن و جمال بھی نہیں اور بادشاہ اس سے محبت رکھتا ہے جس پھول میں نہ رنگ ہونے خوبی اس پر بلبل کا عاشق ہونا عجیب ہے کسی نے یہ بات سلطان محمود سے کہدی وہ رنچ غم میں پڑ گیا اور کہا اے صاحب، ا مجھے اس کی عادت سے عشق ہے نہ کہ اس کے قد اور

خوبصورتی سے، حضرت سعدی فرماتے ہیں میں نے سنा ہے کہ اونٹ ایک شک چمک میں گر پڑا اور موتیوں کا صندوق ٹوٹ گیا بادشاہ نے لوٹ لینے کی عام اجازت دی دی اور وہاں سے جلدی جلدی سواری ہنکاڑی سوار لوگ بادشاہ سے غافل ہو کر موتی اور موٹے لوٹنے میں لگ گئے، بڑے بڑے نوکروں میں سے بادشاہ کے پیچھے ایاز کے سوا کوئی بھی نہ رہا، اس نے دیکھ کر کہا اے خدار زلفوں والے محبوب لوٹ میں سے کیا لایا اس نے کہا کچھ بھی نہیں میں تو آپ کے پیچھے دوزتا رہا، خدمت گذاری کی وجہ سے مال میں نہ لگا (سبحان اللہ کیا وفا داری ہے)

فائدہ: درباریوں کو کسی حال میں بادشاہ سے غافل نہ ہونا چاہئے طریقت کے خلاف ہو گا اگر اولیاء خدا کے سوا خدا سے تمنا کرنے لگیں، اگر تیری نگاہیں دوست کے احسان پر گلی ہیں تو تو اپنی فکر میں ہے نہ کہ دوست کی جب تک حرص سے تیرا منہ کھلا ہوا ہے، تیرے دل کے کان میں غیب سے کوئی راز نہیں آئے گا۔

گہاۓ مترقبہ (حقائق مخطوطات)

☆ بزرگی عقل کے بہب سے ہے نہ کہ عمر زیادہ ہونے سے۔

☆ کمینوں کے ہاتھ سے ذیل ہونا بڑی ناموی اور شرم کی بات ہے۔

☆ مہربانی اور درگذر اچھی چیز ہے مگر خالم کے ساتھ نہیں اگر تو سانپ پر رحم کھا کر اسے چھوڑ دیو۔ تو یہ عام انسانوں پر ظلم ہو گا۔

☆ دوسروں کی غیبت سے اپنے بارے میں اچھا گمان ہونے لگتا ہے جو مہلک ہے۔

☆ سارے انسان آپس میں ایک جسم کے اعضاء کے مانند ہیں اسلئے کہ ان کی پیدائش ایک ہی اصل (حضرت آدم علیہ السلام) سے ہے، جب ایک عضو میں کوئی تکلیف ہو تو دوسرے اعضاء بھی اس کے غم میں شریک ہو جاتے ہیں اگر تجھے دوسرے کی تکلیف کا احساس نہ ہو تو پھر تجھے آدمی اور انسان کہنا غلط ہے۔

☆ حصول علم دین کی خدمت کے لئے ہے نہ کہ دنیا کمانے کے لئے۔

☆ مال زندگی کی راحت و آرام کے لئے ہے نہ کہ زندگی مال جمع کرنے کے لئے۔

خلیفہ مامون کی حکایت

جب مامون کی حکومت کا زمانہ آیا اس نے ایک خوبصورت باندی خریدی چہرے کے اعتبار سے آفتاب جسم کے لحاظ سے پھولوں کی شاخ، ٹکلنڈ کی عقل سے کھلنے والی، خلوت کی رات میں اس حور کی نسل کی گڑیا نے شاید اپنے کو مامون کی بغل میں پردنہ کیا، مامون کے بدن میں آگ بھڑک اٹھی اس کے سر کے دو نکرے کردینا چاہا وہ بولی یہ سر موجود ہے اس کو تیز تکوار سے اتار پھینک اور میرے ساتھ سونا اور نشت برخواست نہ کر، بادشاہ نے کہا کس سے تیرے دل کو تکلیف پہنچی ہے، میری کوئی عادت تجھ کو ناپسند آئی ہے؟

وہ بولی آپ چاہیں مجھے مارڈا لیں مجھے آپ کے منہ کی بدبو سے تکلیف ہے جنگ کا تیر اور ستم کی تکوار ایک بارگی مارڈا لتی ہے اور منہ کی بدبو پے درپے، نیک بخت بادشاہ تھوڑی دیر نجیبدہ ہوا پھر دوا اور خوشبو کا اہتمام کیا تو اس کا منہ پھول کی طرح معطر ہو گیا، اس باندی کی قدر کی کہ اس نے عیب بتا دیا۔

فائدہ: عیب اور نقصان کی خبر دینے والا واقعی دوست ہے جب تک آدمی کو توجہ نہ دلائی جائے وہ عیب کو سمجھتا رہتا ہے۔

گھماے متفرقہ

☆ جب تو یہ دیکھے کہ دشمن کی فوج میں بھوت پڑگئی ہے تو مطمئن ہو جا، اور اگر وہ متفق ہو جائیں تو اپنی پریشانی کی فلکر کر۔

☆ خد سے زیادہ غصہ کرنا وحشت لاتا ہے اور بے موقع زمی کرنا ہبہت کو مٹاتا ہے نہ ایسی تختی کر کہ تجھ سے نفرت کرنے لگیں اور نہ اتنی زمی کر کہ تجھ پر دلیر ہو جائیں اور تیری قدر نہ کریں۔

☆ ہر ایک کو طبعی طور پر اپنی عقل اور اپنے بچ کی شکل اچھی معلوم ہوتی ہے اگرچہ کبھی خلاف واقعہ بھی ہوتا ہے۔

☆ یوقوف کے لئے خاموشی سے بہتر کچھ نہیں ہے اور اگر تو یہ مصلحت جان لیتا تو نا دان نہ رہتا۔

☆ جو چیز جلد حاصل ہوتی ہے وہ دیر تک نہیں رہتی بہت سے کام بہر سے پورے ہو جاتے ہیں اور جلدی کرنے والا نقصان اٹھاتا ہے۔

☆ تکمل اور بردباری ابتداء میں کزوی معلوم ہوتی ہے پھر عادت ہو جانے کے بعد شہد سے زیادہ میٹھی لگتی ہے۔

عشق الٰہی کا ثبوت عقلی دلیل سے

اے بہادر! تیرا پنے جیسے مٹی کے بننے ہوئے سے عشق کرنا تیرے صبر اور دل کی راحت کو اڑا دیتا ہے بیداری میں تو اس کے رخسار اور تل پر فریفہتہ ہے سونے میں اس کا خیال آنار ہتا ہے تو اس کے پیروں خلوص سے سر رکھنے کو تیار ہو جاتا ہے، اس کے وجود کے سامنے دنیا کو محدود سمجھتا ہے جب تیرا روپیہ معشوق کی نظر میں نہیں آتا ہے تو تجھے سونا چاندی اور مٹی کیسا معلوم ہوتا ہے،

تو اس کی جگہ آنکھ میں سمجھتا ہے اور اگر تو آنکھ بند کرنا ہے تو وہ دل میں ہے اس کے ہوتے ہوئے دوسرے کی گنجائش نہیں رہتی دوسرے سے دل نہیں لگتا،

تجھے دنیا میں رسوا ہونے کا ڈر نہیں، نہ تو صابر بن سکتا ہے اگر تیرا دنیا کا محبوب تیری جان مانگے تو ہمیلی پر رکھ دے گا اگر تیرے سر پر تکوار رکھتے تو سر زہر دے گا، وہ عشق اور تعلق جس کی بنیاد خواہش پر ہے اس قدر فرمائوا اور تکلیف دہ ہے تو پھر تجھے عاشقان الٰہی سے کیوں تعجب ہے؟ وہ تو حقیقت کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں معشوق کے ذکر میں دنیا سے غافل ہیں معشوق کی فکر میں جان سے بے نیاز ہیں خدا کے دھیان میں مخلوق سے بھاگتے ہیں ان کا علاج دوائے کرنا مناسب نہیں ہے عہدالست کی آواز آج بھی ان کے کانوں میں اسی طرح ہے فالوا بدلی کی فریاد کا شور کر رہے ہیں ہوا کی طرح پوشیدہ ہیں اور تیز رفتار ہیں کوئی کوشش نہیں ہے کوئی سافرت میں خاک آلو دیں ان کی آہیں گرم ہیں نالہ اور نعروں میں لگتے ہوئے ہیں مشک کی طرح خاموش اور شیخ کرنے والے ہیں آخری شب میں آنسو بہاتے ہیں دیوانگی میں رات اور دن کا کبھی امتیاز نہیں کرتے

نقاشی ازی کے حسن و جمال پر ایسے دلدادہ اور عاشق ہیں کہ تصویروں کے حسن سے ان کو کوئی واسطہ نہیں۔

صاحب دل چھڑی کو دل نہیں دیتے ہیں اگر کسی بے قوف نے دل لگایا ہے تو وہ ناس بجھ اور بیل ہے، وحدت کی خالص شراب جس نے پی لی ہے اس نے دنیا اور عینی کو بھلا دیا ہے۔

دنیا والوں کی بات پر توجہ نہ کرنے کے بیان میں

لوگوں کی زبانوں کے ظلم سے کوئی شخص نہیں چھوٹا، چاہے ریا کار ہے چاہے حق پرست خواہ تو شیر ہے خواہ اومڑی یہ نہ سمجھ کہ تو ان سے شرافت اور حیله کے ذریعہ چھٹکارا حاصل کر لے گا۔

اگر کوئی آدمی تھاں پسند ہے تو اس کی بُرا لی کریں گے کہ یہ مکروہ فریب ہے لوگوں سے بھوت کی طرح بھاگتا ہے اور کوئی ہنس نہیں ہے اور گھل ملنے والا ہے اس کو پاک دامن اور پرہیز گارنہ سمجھیں گے مالدار کو فرعون کا لقب دیں گے اور اگر کوئی فقیر مصیبت میں ہے تو کہیں گے یہ بد بختی کی وجہ سے ہے، اگر کوئی مرتبہ سے کر جائے اس کو غیمت اور خدا کا فضل شمار کریں گے کہ اس مرتبہ کی وجہ سے کب تک تکبر کرنا خوشی کے پیچھے ناخوشی ہوتی ہے۔

اور اگر کسی غریب کا مرتبہ بڑھتا ہوا دیکھیں تو اس کو کمینہ نالائق کہیں گے اگر تیرے ہاتھوں کوئی کام سیدھا دیکھیں تو لاچی اور دنیا پرست خیال کریں گے، اور اگر تو کسی کام میں حصہ نہ لے تو تجھ کو کپکی پکائی کھانے والا کہیں گے، اگر تو بولنے والا ہے تو ڈھول اگر

چُپ رہے تو تصویر کہیں گے تھل کرنے والے کو نا مرد کہیں گے اور جو کوئی بہادری بتائے تو دیوانہ کہیں گے اگر کوئی کم خوارک ہے تو کہیں گے کہ اس کے نصیب میں روزی کہاں ہے اس کامال تو دمرے ہی کھائیں گے اور اگر کوئی اچھا کھانے پینے والا ہے تو اس کو پیٹ کا غلام کہیں گے۔

اگر کوئی مالدار سادہ زندگی گذارے تو اس کو تخلی کہیں گے، اور اگر کوئی شوقین ہے اچھا باب اخیار کرے تو اس کو عورتوں کے ساتھ تشبیہ دیں گے، اگر کسی نیک آدمی نے سفر نہ کیا ہواں کو بے ہنر کہیں گے اور اگر کوئی سفر کا عادی ہے تو اس کے بارے میں کہیں گے کہ اگر نصیبہ صحیح ہوتا تو شہر بہ شہر نہ گھومتا، بے شادی والے کو زمین پر بوجھ کہیں گے اور شادی والے کو کہیں گے کہ گدھا خود کچھر میں گرا ہے، لوگوں کی زبان سے نہ کوئی بد صورت بچا ہے اور نہ کوئی خوبصورت نہ خدا بچا ہے اور نہ رسول۔

فائدہ آدمی کو چاہئے کہ تخلوق کی رضامندی کا خیال چھوڑ دے، شریعت کی حد میں رہ کر اپنی مصلحت کے مطابق زندگی گذارے رضاۓ مولیٰ از ہمہ اولی۔

غیبت (پیٹھے کے پیچھے بُرائی کرنا)

مجلس میں ایک شخص نے دمرے کی برائی شروع کی، ایک ٹکلنڈ آدمی نے اس سے کہا بھائی ہمارے سامنے کسی کی برائی مت کرو، کیوں کہ اس سے اپنے بارے میں اچھا گمان ہونے لگتا ہے۔

محروم القسم لوگ بعض باکمال لاائق انسانوں کی برائی کرنے لگ جاتے ہیں بوجہ حسد ان کو دیکھنہیں سکتے، پیٹھے پیچھے ان کی برائی کرتے رہتے ہیں جس طرح عام گئے

شکاری کتے کے پیچھے بھونکتے رہتے ہیں لیکن سامنے آنے کی ہمت نہیں کرتے۔

چغلی کا فتنہ

دو آدمیوں میں لڑائی جھگڑا آگ کے مانند ہے اور چغل خور آدمی لکڑیاں لا کر کہیں ڈالنے والا ہے، چغل خور پرانی لڑائی کوتا زہ کرتا ہے اور بھولے دل کے نیک آدمیوں کو پریشانی میں جتلاء کر دیتا ہے سوئے ہوئے فتنہ کو جگانے والے بد نصیب چغل خور سے بچ کر رہنا، آدمی کا کنویں میں ہاتھ پاؤں باندھے ہوئے پڑے رہنا الگی بُجھائی کرنے کے لئے چلنے پھرنے سے بہتر ہے۔

حد کی خرابی

مجھ سے کسی کو اذیت نہ پہنچی یہ تو میں کر سکتا ہوں لیکن مجھ سے حد کرنے والوں کو میں کیا کروں وہ خود ہی حد کے سبب سے رنج اور تکلیف میں پڑے ہوئے ہیں۔ اے حسد! تو مر جا اس لئے کہ دوسروں کے بارے میں جلاپا (تمناء زوال نعمت غیر) ایسی مصیبت ہے کہ اس کی ایذا اور خرابی سے سوائے موت کے چھکارا مانا مشکل ہے۔

بے جاغ غصہ

بعض مرتبہ انسان حالت غصب میں اپنی دینداری کا خیال بھی بھول جاتا ہے، میں نے غصہ کے مانند کوئی دیو آسمان کے پیچے نہیں دیکھا جس سے رحمت کے فرشتے اتنے حسد ان کو دیکھنے سکتے، پیٹھے پیچھے ان کی برائی کرتے رہتے ہیں جس طرح عام گئے

دور دور بھاگتے ہوں۔

ناحق غصہ کو پی جانا حقیقی بہادری اور علمندی کی نشانی ہے جب غصہ آجائے تو صبر و ضبط کے ساتھ سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہئے۔

تواضع کی فضیلت

اپنے کو کم سمجھنا دراصل کمال اور بزرگی کی نشانی اور حکمت کی چالی ہے لوگ اس کو پسند کرتے ہیں۔

خدا نے تجوہ کو خاک سے پیدا کیا ہے تو اے بندے خاک کی طرح عاجزی اختیار کر، تو لوگوں کے نزدیک باعزت اسی وقت ہو گا جب تو اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھے گا، پسندیدہ علمند منکسر مزاج ہونا ہے میوے سے بھری شاخ زمین پر سر کھدیتی ہے۔

ملکبر کی مذمت

اپنے کو بڑا سمجھنا ذاتی کا باعث ہے، کوئی علمند اسکو پسند نہیں کرنا ملکبر کرنا، کمیگی، بد بختی اور جہالت کی نشانی ہے، ملکبر مزاج سر کے مل گرتا ہے انسانوں کی نظر میں ایسا شخص نہیں بھاتا جو بہت زیادہ اپنی بڑائی ظاہر کرے، جس کے سر میں غرور ہو ہرگز خیال نہ کرنا کہ وہ تجھی بات سنے گا۔

سخاوت کی ترغیب

سخاوت کر، کل قیامت کے دن جب اعمال کا حساب ہو گا تو نیکوں کے مطابق درجات دئے جائیں گے، سخاوت خدا کے مقبول بندوں کی عادت ہے سخاوت

سے آدمی کو نیک نامی اور دوسرا بھلا بیان حاصل ہو جاتی ہیں، یہ ایسی خوبی ہے جو بہت سے عیوب کو سمجھا لیتی ہے۔

اگر سخاوت کے پودے سے دنیا اور آخرت میں فائدہ اٹھانا چاہو تو احسان جتا کر اسکے تنے پر آرہ مت چلانا۔

حلہم و بُردباری

بردباری ابتداء میں کڑوی معلوم ہوتی ہے عادت بن جانے کے بعد شہد سے زیادہ میٹھی لگتی ہے اگر کوئی خطا کار معافی چاہے تو در گذر کر دو، دبدبہ در حقیقت حلہم میں ہے، غرور سے پر تجمل سے خالی ایسے سر پر سرداری کا تاج حرام ہے۔

ظلم و ستم کی خرابی

خرابی اور بد نایی ظلم کے سبب سے آتی ہے، بڑا بد نصیب ہے وہ شخص جو کہ دوسروں کی دل آزاری کر کے عیش کرنا ہے کمزوروں پر بختی کرنا کوئی کمال کی بات نہیں ہے چڑیا چیوٹی کے سامنے سے دان اٹھا لے تو کیا تعجب ہے؟ ظالم کے چہ اغ کو سمجھا دو، اس پر حرم کرنا دوسروں کے اوپر ظلم کرنے کے مراد ف ہے۔

دنیا کی بے شباتی و ناپائداری

ہوشیار آدمی کے نزدیک دنیا نیکے کے مانند ہے کہ ہر زمانہ میں دوسرے جگہ ہے دنیا سے دل لگانا فضول ہے، یہ پرائی ہے، گوئے کی طرح ہر روز الگ گھر میں ہے۔

ایسے لیبرز کے ساتھ زندگی مناسب نہیں ہے جو کہ ہر صبح نیا شوہر ہو کسی کو یہاں ہمیشہ

رہنے کی امید نہیں ہے کیوں کہ یہ دنیا خود بھلکی کی جگہ نہیں ہے۔

اس دنیا کی محبت اور رنگ ریلوں میں دل مت لگانا سعدیؒ کی بھی ایک بات کافی ہے تھوڑے دن کی اس زندگی پر فخر مت کر بلکہ سوچ سمجھ کر آخرت کے سفر کی مباری میں مشغول رہ، اس مسافرخانہ میں کس طرح دل لگ سکتا ہے، احباب چلے گئے اور ہم راستے میں ہیں۔

مال، حکومت، عہدہ اور شکر کا کوئی بھروسہ نہیں تھے سے پہلے بھی لوگ ہون گئے اور تیرے بعد بھی رہیں گے۔

اے بھائی! دنیا کسی کا ساتھ نہیں دیتی لہذا اپنے دل کو دنیا کے خالق والک کے ساتھ جوڑ لے۔

ایک نصیحت

اگر تھجھ کو مخلوق سے تکلیف پہنچ تو رنجیدہ نہ ہوا سلئے کہ مخلوق سے نہ راحت پہنچ سکتی ہے اور نہ رنج، دوست کی موافقت اور دشمن کی مخالفت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے جان، اسلئے کہ دونوں کے دل اسی کے قبضہ میں ہیں۔

چند تمثیلات

☆ بے علم صوفی بلا دروازہ کے مکان کے مانند ہے، جاہل عبادت گذار پیدل چلنے والے کے مانند اور ست عالم مونے ہوئے سوار کے مانند ہے۔

☆ جاہلوں میں عالم کی مثال ایسی ہے جیسے اندھوں کے درمیان کوئی خوبصورت محبوب

ہو۔

☆ مالدار کی آنکھ مال سے سیر نہیں ہوتی جس طرح شبنم سے کنوں پر نہیں ہوتا۔

☆ جس کے ساتھ اللہ کی یاد ہو اسکی حالت خوب تر ہے اگرچہ وہ حضرت یونسؐ کی طرح مجھلی کے پیٹ میں کیوں نہ ہو۔

☆ گناہ برا ہے لیکن عالم سے ہونا بہت برا ہے اسلئے کہ علم شیطان سے لڑنے کا ہتھیار ہے جب ہتھیار والا ہی گرفتار ہو جائے تو یہ بہت افسوس کی بات ہے۔

☆ وفادار غلتا شکر سے انسان سے اچھا ہے بقول حکماء۔

مناجات بدر گاہِ قاضی الحاجات

اے دانا! ہم تیرے رزق سے پلے ہیں، تیری ہبر بانی اور انعام کے عادی ہو گئے ہیں، عزت اور ذلت تیرے ہاتھ میں ہیں، اے خدا! اپنی عزت کے طفیل ہمیں دنیا اور آخرت میں بھی عزت عطا فرماء، ہم پر بخشش کی نظر فرماء، اے خدا! ہم نفس اور شیطان کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں چیزوں کی چیزوں کا مقابلہ کیسے کر سکتی ہے اپنی ذات کے طفیل اپنے بے شل اوصاف کے طفیل ان دشمنوں سے ہمیں پناہ عطا فرماء۔

یا اللہ! یقین کے چاغ کو ہمارے راستے میں رکھ دے رہا کرنے سے ہمارے ہاتھوں کو تھام لے، نہ دیکھنے کی چیز سے ہماری آنکھیں پھیر دے ناپسندیدہ چیز پر ہمیں قابو نہ دے تیری ہبر بانی کے سورج کی ایک کرن بھی ہمارے لئے کافی ہے تیرے پاک بندوں کے طفیل ناپاکی سے ہمیں دور کھاگر کوئی لغزش ہو جائے تو معاف فرمادے۔

اے خدا! ہم کام میں کوتا ہی کرنے والے ہیں اگر نہ گار ہیں اور امیدوار بکراۓ ہیں
اگر غلام نادانی سے سرکشی کرتے ہیں تو مالک معاف کر دیتے ہیں نیک بخشی کے چہرے
سے ہماری آنکھیں بند نہ کر، ہوت کے وقت ہمدرد سے ہماری زبان بند نہ کر۔

خدا یا بحق بنی فاطمہ کہ پر قول ایمان کنم خاتمه
اگر دعوم رذکنی ور قبول من و دست و دامان آل رسول
اے اللہ! یوسف نے یعقوب کی اولاد کو معاف کر دیا (علیہما الصلاۃ والسلام) گناہ کی وجہ
سے ان کو قیدی نہیں بنایا، ان کی کھوئی پوچھی کو واپس نہیں لوٹایا تیری ہر بانی سے ہم بھی
امید کرتے ہیں اے عزیز! اس بے مانگی کے باوجود ہم کو بخش دینا۔

بضاعت نیا و ردم الا امید خدا یا زعفوم مکن نا امید
سوائے امید کے اور کوئی سامان نہیں لایا ہوں۔ اے خدا مجھے اپنی بخشش سے نا امید نہ کرنا
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین و بارک و سلم تسلیماً کثیراً کثیراً

﴿مفت﴾